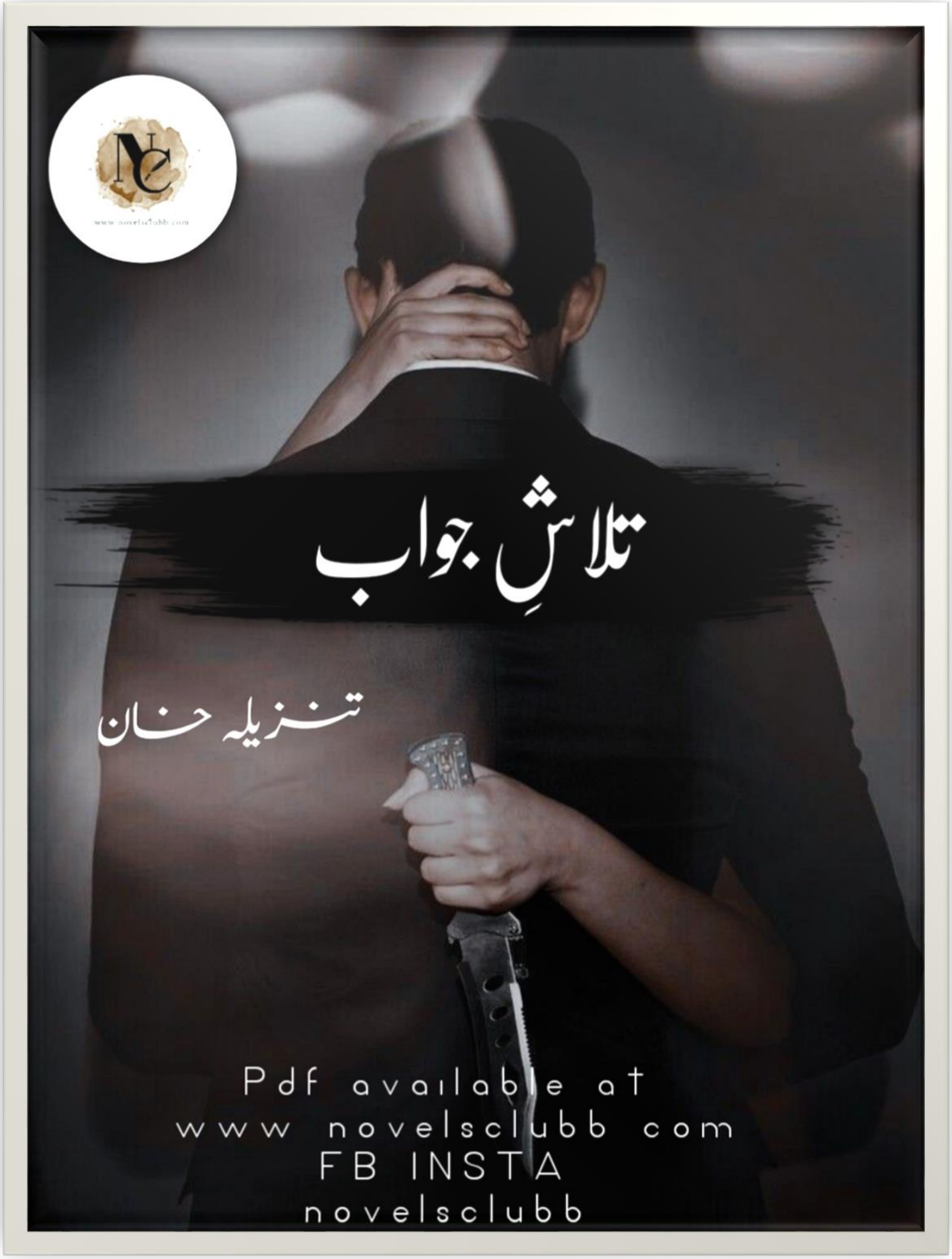
تلاشِ جواب
تنزیلہ خان
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

تلاشِ جواب

از

تنزیلہ خان

www.novelsclubb.com

"باب ششم"

(خوف)

کبھی سوچا ہے

خوف کا عالم کیسا ہوتا ہے!

www.novelsclubb.com

بغیر کسی وجہ کے

اس سے ڈرنا کیسا ہوتا ہے!

نیندوں تک پہ

اس کا پہرا ہوتا ہے!

ہر جگہ اس کا

بسیرا ہوتا ہے۔

کیا واقعی خوف کا

www.novelsclubb.com
NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اثر اتنا ہی گہرا ہوتا ہے

کہ دماغوں تک کو

اس نے جکڑا ہوتا ہے

کیا بے وجہ ہی یہ

لوگوں پر حاوی ہوتا ہے!

www.novelsclubb.com

یا اس کے پیچھے بھی

کسی نا کسی کا راز کا ہاتھ ہوتا ہے!

www.novelsclubb.com

اسلام آباد کا موسم بارش کے باعث رات کے اس پہر خاصہ خوشگوار سا ہو گیا تھا۔

بارش چونکہ اب تھم چکی تھی۔ مگر بارش کی وجہ سے ٹھنڈی ہواؤں نے ماحول میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنا بسیرا کر لیا تھا۔ مصطفٰی مینشن میں نگاہ ڈال کر دیکھا جائے تو آپ کو مصطفٰی مینشن میں اس وقت پیانو کی آواز مستقل مزاجی سے گونجتی سنائی دے گی۔ مینشن کے اندر قدم رکھے تو گارڈن سے ہوتے ہوئے لاؤنج میں اس وقت نیم اندھیرے کا راج قائم تھا۔ لاؤنج کے دائیں جانب والے کمرے کی طرف بڑھے جو صوفوں کی سیٹنگ سے آراستہ تھا۔ تو آپ کو معلوم ہو گا کے پیانو کی آواز ہمیشہ کی طرح آپ کو اسی کمرے سے صاف سنائی دے گی۔ جہاں سے ہمیشہ آتی ہے۔

کمرے میں ہر چیز کو نظر انداز کر کے تھوڑا آگے کو بڑھ کر دیکھے تو بالکونی کا دروازہ ہلکا سا آپ کو کھلا ہوا سا دیکھائی دے گا۔ جہاں سے ہلکی ہلکی نیم روشنی آ رہی تھی اور کمرے کو روشن کرنے میں کامیاب ہو رہی تھی۔ بالکونی میں موجود پیانو کے سامنے بیٹھا وہ ہمیشہ کی طرح مستقل مزاجی سے پیانو بجانے میں مگن تھا۔ شاید یہ اسکا اکثر کا معمول تھا تبھی ہی اس کے اس پہر پیانو بجانے سے بھی گھر میں رہنے والا ہر فرد

سکون سے سونے میں مگن تھا۔اور وہ خود پر سکون انداز میں اپنی انگلیاں پیانو پر تھرکانے میں مصروف تھا۔

پیانو کی خوبصورت سریلی آواز ماحول پر اپنا اثر چھوڑ چکی تھی۔یہ پیانو کی خوبصورت آواز کا اثر تھا یا نجانے کیا کے آریان جو نجانے کب سے پیانو بجانے میں مصروف تھا ایک بھی لمحے کے لیے اس کے چہرے کے تاثرات ہمیشہ کی طرح پیانو بجاتے بجاتے سرد نہیں ہوئے تھے۔نجانے شاید آج وہ، وہ سب نہیں دیکھ رہا تھا جو وہ ہمیشہ سے پیانو بجاتے ہوئے دیکھا کرتا تھا۔اور اپنی آنکھوں کے اندر بسی کہانی سے فرار حاصل کرنے کے لیے وہ پیانو بجانا ترک کر دیتا تھا۔شاید آج وہ کچھ ایسا دیکھ رہا جو وہ نا چاہنے کے باوجود بھی سوچ رہا تھا اور دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

بھوری آنکھیں بند ہونے کے ساتھ ساتھ ہونٹوں پر ایک عجیب قسم کی مسکراہٹ تھی جو شاید اتنے سالوں بعد اس کے چہرے پر ابھری تھی وہ رقص کر رہی تھی۔

ماتھے پر ہلکے ہلکے بال بارش میں تھوڑا سا بھیگنے کے باعث چپک سے گئے تھے۔اس کی دھیمی سی مسکراہٹ جو ہر تھوڑی دیر بعد چہرے پر رقص کر رہی تھی پھر بار بار معدوم ہو جاتی تھی۔اس کی بلائے لی تھی آسمان سے جھانکتے چاند نے کے نجانے یہ شخص پھر کب اس مسکراہٹ سے فیض یاب کرائے گا۔چاند اپنی خوش بختی پر ناز کر رہا تھا کے اتنے سالوں بعد اس نے اس شخص کی مسکراہٹ دیکھی تھی جو نجانے کب سے مسکرانا بھول بیٹھا تھا۔

****

*

یہ منظر مرزا ہاؤس کے لاؤنج کا تھا جہاں اس وقت خوشگوار سی گفتگو کی آوازیں مرزا ہاؤس کو مہکا رہی تھی۔ مرزا ہاؤس کے لاؤنج کے اندر نظر ڈالیں تو ایک طرف آپ کو ڈبل صوفے سیٹ پر مرزا صاحب اور انکی بیگم بیٹھی ہوئی نظر آئی گی اور ٹھیک ان کے سامنے والے سنگل صوفے پر سلیمان صاحب بیٹھے تھے۔ اور وہ سب آپس میں محو گفتگو تھے۔ اس منظر سے نظریں چرا کر کچھ پل کے لیے لاؤنج سے باہر گارڈن پر نگاہ ڈالیں تو ڈیکوریشن والے اب اپنا سیٹ اپ سمیٹتے نظر آئیں گے۔ جو انگیجمنٹ کے لیے آج ان کی ٹیم نے مرزا ہاؤس میں کیا تھا۔ کچھ دیر پہلے ہی وہ یہ سب ڈیکوریشن کا سامان سمیٹ لیتے اگر بارش نا ہوتی۔ بارش ہونے کی وجہ سے وہ کام جو وہ ترک چکے تھے اب بارش کے رکتے ہی اپنے کام کو پھر سے نپٹانے لگے تھے۔ اس

www.novelsclubb.com

لئے گارڈن کا منظر تو کچھ یوں تھا۔ کیونکہ سب مہمانوں کو گئے ہوئے بھی کافی سے زیادہ وقت بیت گیا تھا۔

ابھی یہی سب چل رہا تھا گارڈن میں۔ کے ماحول میں دور سے سلیمان صاحب کی قدرے سنجیدہ سی آواز گونجتی ہے تو ہم آپ کو پھر سے گارڈن سے ہوتے ہوئے لاؤنج میں لیے چلتے ہیں۔ جہاں اب خوشگوار سی گفتگو اب سنجیدہ موضوع میں بدل چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مگر یہ کیسے ممکن ہے مرزا؟؟!" سلیمان صاحب کی سنجیدگی سے پر لہجے میں ڈوبی آواز لاؤنج میں گونجی تھی۔

اپنی طرف سے کی گئی بات پر سلیمان صاحب کے جواب پر مرزا صاحب اور ساجدہ بیگم نے ایک دوسرے کو نا سمجھی سے دیکھا تھا۔ پھر چند پل ایسے ہی گزر جانے کے بعد مرزا صاحب ساجدہ بیگم کی نظروں میں کہی جانے والی بات کا مفہوم سمجھ کر کچھ دیر ٹھہر کر اپنے بڑے بھائی سے بولے تھے۔ جبکہ ان کے برعکس سلیمان صاحب ان میاں بیوی کا جائزہ لے رہے تھے۔ کیونکہ انھیں اب عنایہ کی بتائی گئی باتیں اب سمجھ آنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں نہیں ممکن ہے بھائی صاحب؟! اب بچے جوان ہو گئے ہیں۔ تو ان کا رشتہ کرنے میں کیا برائی ہے؟؟ ویسے بھی شایان عنایہ کو پسند کرتا ہے۔ ہم دونوں اس کی مرضی جان کر ہی رشتہ ڈال رہے ہیں عنایہ کے لیے"۔ مرزا صاحب نے بڑے ہی تحمل سے یہ بات کی تھی۔ پھر اپنے بڑے بھائی کے چہرے کے تاثرات جانچنے چاہے تھے جو کسی بھی قسم کے تاثر سے عاری ہونے کے ساتھ ساتھ کسی گہری سوچ میں غرق دیکھائی دے رہے تھے۔ ان کو خاموش دیکھ انھوں نے خود بولنے کے بجائے اپنے ساتھ بیٹھیں ساجدہ بیگم کو بولنے کے لیے اکسایا تھا۔

"کیا ہوا بھائی صاحب آپ کیا سوچ رہے ہیں۔ شایان کے ابو نے کوئی غلط بات تو نہیں کری ہے"۔ ساجدہ بیگم قدرے سنجیدگی سے بولتی ہوئیں سلیمان صاحب کو اپنی جانب متوجہ کر گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میں بس سوچ رہا تھا کے میری عنایہ کتنی بڑی ہو گئی ہے کے اب اس کے لیے رشتے بھی آنے لگے"۔ سلیمان صاحب اپنے بھائی بھابی کو دیکھتے ہوئے بات بدل کر بولے تھے۔ کیونکہ وہ ابھی اس بارے میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہنا چاہتے تھے۔

"ہاں بھائی صاحب بچے تو ایسے ہی بڑے ہو جاتے ہیں پتا ہی نہیں چلتا"۔ ان کے اچانک سے بات بدل دینے پر ساجدہ بیگم، ایک نظر مرزا صاحب کو دیکھ کر کہنے لگی۔ ان کو سلیمان صاحب کا بات بدل دینا کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔ یہی کچھ حال مرزا صاحب کا بھی تھا۔

"ہمہ" سلیمان صاحب فقط اتنا ہی بول سکے پھر یہاں سے جانے کے لیے پر تولنے لگے۔ پھر اچانک سے کھڑے ہوئے تھے ان کو کھڑے ہوتے دیکھ مرزا صاحب بھی کھڑے ہوئے تھے اور ساجدہ بیگم بھی۔

"اچھا مرزا پھر چلتا ہوں میں۔ رات کافی ہو گئی ہے۔ تم لوگ چکر لگانا ہماری طرف"۔ سلیمان صاحب ان کی جانب دیکھتے ہوئے بول کر مسکرائے۔ آگے پیچھے چلتے ہوئے وہ سب لاؤنج سے باہر کی جانب نکل آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بھائی صاحب !!آئیں گے تو ضرور اور آپ کو ہمیں جواب بھی دینا پڑے گا عنایہ اور شایان کے رشتے کے حوالے سے"۔جواب ساجدہ بیگم نے دیا تھا مسکرا کر ۔آخر میں بھی وہ اس بات کو بیچ میں لانا نہیں بھولی تھی آخر کو ان کے بیٹے کی خوشی کا جو سوال تھا۔ان کی بات پر مرزا صاحب بھی دھیما سا مسکرائے تھے۔جبکہ سلیمان صاحب سے کوئی جواب نا بن پڑا تو بس قدرے ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے فقط اتنا ہی بول سکے۔

"ہمہ 'ضرور"۔کہتے ہوئے سلیمان صاحب کار پورچ کی جانب نکل آئے تھے اور ان کے ساتھ مرزا صاحب اور ساجدہ بیگم بھی۔پھر چند پل رسمی علیک سلیک کے بعد وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھے تھے۔اور اگلے ہی پل بعد گاڑی اسٹارٹ ہو کر گاڑی مرزا ہاؤس سے باہر نکل گئی تھی۔جبکہ دوسری طرف ان کی گاڑی کے نکلتے

www.novelsclubb.com

ہی مرزا صاحب اور ساجدہ بیگم کارپورچ سے ہوتے ہوئے گارڈن کی طرف آئے تھے۔اور پھر سے اپنے قدم لاؤنج کے اندر بڑھانے لگے تھے۔

****

**

www.novelsclubb.com

صبح کا آغاز ہو چکا تھا اسلام آباد کے رہائشیوں کے لئے سورج اپنی آب و تاب سے آسمان پر چمک رہا تھا۔ آسمان پر بادلوں کا آج نام و نشان تک موجود نہیں تھا۔ شاید بادل کل خوب جم کر برس چکے تھے۔ تبھی ہی آج آسمان بلکل صاف و شفاف دیکھائی دے رہا تھا سورج کی کرنیں ہر سو پھیلی ہوئی نظر آرہی تھی۔ اور یہ کرنیں اسلام آباد کے ساتھ ساتھ قصر اسماعیل میں اپنی روشنی بکھیر رہی تھی۔ قصر اسماعیل میں اس وقت افراتفری کا عالم چھایا ہوا تھا کچھ ملازم گھر کو صاف ستھرا کرنے میں مگن تھے تو کچھ کیچن میں کھڑے کھانے بنانے میں۔ نیچے کی منزل کو نظر انداز کر کے اوپری منزل پر نگاہ ڈالیں تو میرال کا کمرا بند دیکھائی دے گا۔ آس پاس کے ماحول سے نظریں چراتے ہوئے میرال کے کمرے میں قدم رکھے تو ایک وجود آپ کو بیڈ پر بے خبر سویا ہوا نظر آئے گا۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں موجود بائیں جانب والی کھڑکی جو تھوڑی سی آدھ کھلی سی تھی۔وہاں سے سورج کی روشنی اپنی جگہ بناتے ہوئے اندر کمرے میں داخل ہونے کے ساتھ ساتھ میرال کے چہرے پر بھی اپنی روشنی بکھیر رہی تھی۔ مگر نجانے وہ کتنی بے خبر سو رہی تھی کے سورج کی روشنی بھی اس کی نیند کا کچھ نہیں بگاڑ پا رہی تھی۔ابھی کمرے کے ماحول میں پر سکونی چھائی ہوئی تھی۔کے کوئی دھڑ سے دروازہ کھول کر اندر آیا تھا۔اور آتے ساتھ ہی بیڈ کے قریب جا کر قدرے بلند اور زور دینے والی آواز میں بولا تھا۔

"میرال بی بی اٹھ جائے صاحب کب کے آگئے ہیں اور آپکا انتظار کر رہے ہیں"۔

www.novelsclubb.com

راضیہ جو نجانے کتنی بار آکر اسے اٹھانے کا کام سرانجام دے چکی تھی۔اور اب اپنی سے آخری کوشش کرنے آئی تھی۔تو اس بار قدرے بلند آواز کرنے کے ساتھ

ساتھ زور دیتے ہوئے بھی بولی تھی۔تاکہ میرال تیز آواز پر اٹھ جائے اور اسکا یہ حربہ اثر انداز ثابت ہوا تھا۔

"ہاں کیا'کیا ہوا راضیہ؟؟"میرال اپنے کان میں پڑنی والی اس تیز آواز پر بے ساختہ اپنی آنکھیں کھول گئی تھی۔اور اپنے بیڈ کے بائیں جانب کھڑی راضیہ کی جانب سر کو ہلکا سا ترچھا کر کے دیکھ کر آنکھوں کو مسلتے ہوئے دھیمی آواز میں پوچھا تھا۔آنکھیں ابھی بھی نیند میں ڈوبی ہوئی ہونے کی گواہی دے رہی تھی۔

"بی بی'جی اٹھ جائیں صاحب آپکا ناشتے پر نیچے انتظار کر رہے ہیں"راضیہ اس کے چونک کر اٹھ جانے پر اپنی بات کو پھر سے دہراتی ہے۔

"بابا آگئے کیا؟؟"۔ میرال اس کی بات پر ایک دم سے سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔ پھر اس کی جانب دیکھ کر سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی۔

"ہاں جی۔ صاحب تو فجر میں ہی آگئے تھے۔اور تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد آپ سے ملنے کے خاطر آپ کے کمرے میں بھی آئے تھے۔ مگر آپ سو رہی تھی تو واپس چلے گئے پھر۔اور اب آپکا انتظار کر رہے ہیں ناشتے کی ٹیبل پر نیچے"۔راضیہ تفصیل سے پوری بات بتا گئی تھی۔

"تو تم مجھے اب بتا رہی ہو"۔میرال مصنوعی غصے سے بولی تھی۔اور ساتھ ساتھ اپنے سیاہ بالوں کو جو اس کی پشت پر پھیلے ہوئے تھے۔انھیں بھی جوڑے کی شکل دینے لگی تھی۔

"میں تو جی آپ کو کب سے بار بار آکر اٹھا رہی ہوں وقفے وقفے سے مگر آپ تو اٹھ ہی نہیں رہی تھی"۔ راضیہ کچھ دیر پہلے والی اپنی کروائی اسے بتانے لگی تھی۔ کے ایک تو وہ میرال بی بی کو کب سے اٹھا رہی تھی اور بی بی جی اسی پر غصہ ہو رہی ہیں۔

"اچھا' اچھا چلو ٹھیک ہے کوئی بات نہیں۔ تم جاؤ میں آرہی ہوں ریڈی ہو کر نیچے"۔ میرال اپنے پیروں کو بیڈ سے نیچے اتارتے ہوئے کہتی ہے۔ اور ایسے ہی بیٹھی سائڈ ٹیبل پر رکھا اپنا وہ موبائل دیکھنے لگی تھی جس میں اس نے کل آتے کے ساتھ ہی سم لگائی تھی۔ اس کی بات پر راضیہ جو جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔ مگر اپنے کل سے دماغ میں گردش کرتے سوال کو اپنے اندر نہیں رکھ پا رہی تھی۔ اسی لیے پلٹنے کے بجائے اپنے وہ سوال کو آخر کار زبان پر لے آئی تھی۔

"ویسے بی بی' جی وہ جو کل ہینڈ سم سے نوجوان آپ کو چھوڑنے آئے تھے رات میں۔ وہ کون تھے؟؟"راضیہ نے جانچتی نظروں سے میرال کا جائزہ لیتے ہوئے استفسار کیا۔ جو پوری توجہ سے اپنے موبائل میں مگن دیکھائی دے رہی تھی۔

"وہ' میں نے تمھیں بتایا تھا ناکے گاڑی خراب ہو گئی تھی تو میں نے ڈرائیور کو بھیج دیا تھا۔اور پھر مجھے گھر آنے کے لیے لفٹ لینی پڑی تھی۔ تو بس میں نے اس سے لفٹ لی تھی"۔ میرال اس کے سوال پر موبائل کو سائڈ پر رکھتے ہوئے اسے دیکھ کر ٹھہر ٹھہر کر بولی۔اس نے راضیہ کو کل ہوئی پوری بات نہیں بتائی تھی۔اور کل جتنا بتایا تھا اتنی ہی بات اس کے سوال پر اسے ابھی پھر سے بتا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا"۔راضیہ میرال کے جواب پر مایوسی کا شکار نظر آنے لگی تھی۔اس کے نزدیک اسے میرال سے اس جواب کی توقع ہر گز نہیں تھی۔ابھی وہ یہی سب سوچ رہی تھی اور پلٹی تھی کے میرال کے غیر متوقع سوال پر اس کے قدم تھمے۔

"ویسے سنو راضیہ تم کیوں جاننا چاہتی ہو اس لفٹ دینے والے کے بارے میں؟؟؟"۔میرال نے اس کو پلٹ کر جاتے ہوئے دیکھ پیچھے سے ہی عام سے انداز میں سوال داغا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بی بی'جی وہ بس ہینڈ سم تھے نا تو میں نے سوچا آپکا اور انکا کچھ چل رہا ہو شاید۔۔۔"۔راضیہ نے بول کر اپنی زبان دانتوں تلے دبائی۔

"کیا!! تم کچھ زیادہ نہیں سوچنے لگی ہو آج کل"۔ میرال اسے دیکھ کر قدرے سخت تاثرات سے بول کر گھورنے لگی۔

"نہیں وہ میں۔۔"۔ راضیہ سے کوئی جواب نا بن سکا اسے اپنا سوال کرنا ہی اب احمقانا لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جاؤ یہاں سے۔اور ہاں بابا کو اس بارے میں کچھ مت بتانا سمجھ گئی"۔ میرال اسے وارن کرنے والے انداز میں تنبی کر گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جی سمجھ گئی"۔راضیہ نوکرانی نے بول کر وہاں سے کھسکنے میں ہی اپنی عافیت جانی تھی۔اس کے جاتے ہی میرال موبائل کو واپس سے سائڈ ٹیبل پر رکھ کر ایک لمحے کے راضیہ کی بات کو سوچتے ہوئے وہ خود سے بڑبڑائی تھی۔

"ہینڈسم اور وہ بھی آریان مصطفٰی!!!پاگل ہو گئی ہے راضیہ جو کریلے کو گلاب کہہ رہی ہے!!!"۔پھر اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی ہوئی ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

*

ناشتے سے فارغ ہو کر وہ اسماعیل ملک صاحب کے ساتھ تروتازہ ہوا کھانے کی خاطر قصر اسماعیل کے گارڈن میں چلی آئی تھی۔اور پھر اسماعیل ملک صاحب اور میرال ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے خوشگوار سی گفتگو کرنے لگے۔ پھر کچھ دیر یونہی باتیں کرنے کے بعد اسماعیل ملک صاحب سامنے رکھی ٹیبل سے میگزین اٹھا کر پڑھنے لگے اور میرال موبائل فون دیکھنے لگی۔ تبھی اچانک سے میرال کے دماغ

میں ایک بات آتی ہے اور وہ فوری طور پر موبائل کو بند کر کے انھیں دیکھتے ہوئے مخاطب کر کے کہنے لگی۔

"ویسے بابا آپ جانتے ہیں ان دنوں میں نے آپ کو بہت زیادہ مس کیا۔اور میرے خیال سے اپنے مجھے ذرا سا بھی مس نہیں کیا"۔میرال انھیں دیکھ کر مسکراتے ہوئے شوخیہ انداز میں بولی پھر آخری بات مصنوعی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے جتانے لگی۔

"ایسا کیسا ہو سکتا ہے میرا بچہ۔میں تمھیں یاد کرنا بھول سکتا ہوں بھلا؟؟۔تم تو میرے جگر کا ٹکڑا ہو۔تم نے ایسے سوچ بھی کیسے لیا"۔اسماعیل ملک صاحب اس کی بات پر میگزین کو واپس ٹیبل پر رکھ کر اسے دیکھ کر بے یقینی بھرے لہجے سے

پوچھنے لگے تھے۔ان کا چہرہ صاف صاف اس کی بات پر افسردہ ہو گیا تھا وہ میرال کے شوخ انداز پر تو گویا غور ہی نہیں کر پائے تھے۔

"ارے بابا کیا ہوا آپ تو سیریس ہی ہو گئے میں تو مذاق کر رہی تھی بس"۔میرال اپنے بابا کو اس طرح افسردہ دیکھ کر فوری طور پر ان کی جانب ہلکا سا جھک کر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھ کر تسلی بخش لہجے میں بولی تھی۔

"ایسی باتیں مذاق میں بھی مت کیا کرو بیٹا۔اور نا کبھی یہ سمجھنا کے تمھارا باپ تم سے کبھی بے پرواہ ہو سکتا ہے"۔اسماعیل ملک صاحب ہلکے سے رنجیدہ لہجے میں اسے جتا کر کہنے لگے۔ان کی بات پر میرال ہاں میں گردن ہلانے لگتی ہے تبھی اسماعیل ملک صاحب اچانک سے کچھ یاد آنے پر اس کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھ کر پوچھتے ہیں۔

"اور ہاں بیٹا تمھارا وہ پینٹنگ ایکزیبشن وننگ کونٹیسٹ کب ہے؟؟"۔اسماعیل ملک صاحب پھر سے نارمل ہوتے ہوئے ٹیبل پر رکھا میگزین اٹھا چکے تھے۔

"دو دن بعد ہے بابا"۔میرال بھی اب قدرے بہتر طریقے سے اپنی کمر کو کرسی کی پشت پر ٹکا گئی تھی۔اور اسماعیل ملک صاحب کے سوال پر نارمل انداز میں انھیں بتایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا!ہمم!تم دیکھنا لڑکی میری بیٹی ہی یہ کونٹیسٹ جیتے گی"۔اسماعیل ملک صاحب اسے ایک نظر دیکھ کر شرارتی انداز میں بولے تھے۔

"آئی نو میں ہی جیتوں گی۔اس میں کوئی شک نہیں"۔وہ اعتماد سے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہنے لگی۔

"کیا خوداعتمادی ہے"۔اسماعیل ملک صاحب نے اس کی بات پر جوابی کارروائی کی۔

"کیا کریں آپ سے ہی ملی ہے"۔وہ بھی دوبدو ایک ادا سے بولی تھی۔وہ پیچھے رہنے والوں میں سے تو تھی ہی نہیں۔اس کی بات پر وہ دونوں باپ بیٹی ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے کھل کر مسکرائے تھے۔اور یوں ہی آج کی شام ان باپ بیٹی کی نوک جھونک میں خوبصورتی سے گزر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

**

شام اپنا آنچل پھیلائے ہوئے تھی۔ جیسے جیسے شام ڈھلتی جا رہی تھی رات اس پر حاوی ہو رہی تھی۔ کمرا تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ ایک نظر اس تاریک کمرے میں ڈالے تو ایک وجود آپ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھائی دے گا۔ کمرے میں ایک مدھم سا بلب بھی جل رہا تھا جو اس کمرے کو ہلکی پھلکی روشنی زدہ ہونے کے قابل

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بنا رہا تھا۔ وہ وجود جو نماز کو پورے اطمینان سے پڑتا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔ نماز کو مکمل کرتا ہوا دعا کے لیے ہاتھ اٹھا چکا تھا۔ اور کافی دیر بیت جانے تک وہ دعا میں مشغول ہی رہا۔ اس نیم روشنی میں کمرے کا جائزہ لینا خاصہ مشکل کام تھا۔

کافی وقت بیتا ہی تھا کے وہ وجود دعا مانگنے میں غرق دیکھائی دیتا تھا۔ وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیرتے ہوئے جائے نماز سے کھڑا ہوا تھا۔ اور اسے اپنی جگہ پر رکھتا ہوا۔ کمرے میں موجود بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کی جانب آیا تھا اور اس کی دراز کو کھول کر ایک تصویر کا فریم باہر نکالا تھا اور اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ کر کمرے میں موجود اپنی ایزی چیئر پر آ کر بیٹھ کر جھلانے لگا تھا۔ اس کی آنکھیں کسی غیر مرئی نقطے کی طرح اس تصویر کو گھور رہی تھی۔ اور ہاتھ کی شہادت والی انگلی اس تصویر میں کھڑے دو نفوس میں سے ایک پر آ کر ٹھہر گئی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کافی دیر وہ ایسے ہی اس تصویر کو دیکھنے کے بعد دھیرے سے بڑبڑایا تھا۔ "آپ مجھے مل جائے تو شاید مجھے اپنے سوالوں کے جواب بھی مل جائے"۔ یہ بول کر اس شخص کی آنکھیں سرخ ہونے لگی تھی۔ اس کے اندر درد کی ایک لہر نے پھر سے جوش مارا تھا۔ اپنی آنکھوں کو کرب سے بند کر کے وہ وجود اب آہستہ آہستہ ہلتی ہوئی ایزی چیئر کو اب زور زور سے جھلانے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

رات کے وقت کا سما تھا۔ مرزا ہاؤس کے کیچن میں اس وقت افرا تفری کا عالم قائم تھا۔ ساری چیزیں اپنی ناقدری پر رو رہی تھی۔ اور وہ چولے کے پاس کھڑی سب کے لیے چائے بنا رہی تھی۔ دونوں ہاتھ مسلسل حرکت میں تھے۔ باہر لاؤنج میں بیٹھا شایان بار بار چائے کے لیے آوازیں لگا رہا تھا۔ اور اس کی آوازیں سن سن کر تسمیہ بوکھلائے ہوئے کبھی چائے میں پتی زیادہ ڈال دیتی تو کبھی چینی۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ بار بار شایان کی آوازیں سنتے ہوئے چائے کیسے بنائے کیونکہ شایان اسے تنگ کرنے کے لیے ہی آوازیں لگا رہا تھا تا کہ وہ سہی سے چائے نا بنا سکے۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ آج مرزا صاحب نے اسے اپنے ہاتھ کی چائے پیلانے کا بولا تھا اور یہ بھی کہا تھا کے اگر وہ اچھی چائے بناتی ہے تو اسے انعام کے طور پر لیپ ٹاپ دلوائے گے جس کی آج کل تسمیہ کو خاصی ضرورت تھی۔اور اب وہ 'وہ کام سر انجام دے رہی تھی جو اس نے زندگی میں اب تک کبھی نہیں کیا تھا۔کیونکہ وہ کیچن سے بھاگنے والی لڑکیوں میں سے تھی۔اور اس سے گھر کے کام خاص طور پر کیچن کے کام کرے ہی نہیں جاتے تھے۔

ابھی وہ ایسے ہی افرا تفری کا عالم بنی بار بار اچھی چائے بنانے کی کوششیں کر رہی تھی کے صوفیان کیچن میں داخل ہوتا ہے اور فریج سے پانی کی بوتل نکال کر پانی پینے لگا تسمیہ اس کی موجودگی سے انجان اپنے کام میں مگن تھی۔ تبھی صوفیان جو پانی پی کر جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔اسے اپنے کام میں مگن دیکھ جیسے اسے کچھ یاد آتا ہے اور وہ اسے گھورنے لگتا ہے۔تسمیہ جو اپنے کام میں مصروف تھی کسی کی نظروں کی تپش

www.novelsclubb.com

کو خود پر محسوس کرتے ہوئے ادھر ادھر نگاہیں دوڑانے لگی تبھی اسے اپنے سے ٹھیک چند قدم کے فاصلے پر صوفیان کھڑا نظر آیا جو مستقل مزاجی سے اسے دیکھ نہیں بلکہ گھور رہا تھا۔صوفیان کو خود کو یوں گھورتے وہ قدرے کنفیوز ہوئی۔اور ایک نظر چائے کو دیکھ کر سوال کر گئی۔

"کیا ہوا بھائی آپ مجھے یہاں کھڑے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟؟"۔آنکھیں ایک نظر صوفیان کو دیکھ کر پھر سے چائے کی جانب مبذول کر لی گئی تھی۔

"یہ کل کیا کیا تھا تم نے تمھیں کچھ اندازہ بھی ہے مجھے کتنی شرمندگی ہوئی تھی"۔ صوفیان دوٹوک انداز میں پوچھتے ہوئے قدرے غصے میں نظر آرہا تھا۔

"کیا!! کیا میں نے؟؟" تسمیہ انجان بنی چولے پر ابلتی چائے کو دیکھنے لگی جو نجانے کتنی بار تیار کی گئی تھی مگر تیار ہو کر نہیں دے رہی تھی۔

"اب زیادہ انجان نا بنو۔ ضرورت کیا تھی آریان کی ٹیبل پر جانے کی؟؟ ہاں"۔ صوفیان اب کی بار سختی سے استفسار کرنے لگا۔

"وہ تو آپ نہیں تھے تو میں بس کمپنی دینے گئی تھی بھائی۔ کے کہی وہ بور نا ہو جائیں۔ مگر وہ تو سڑو نکلے اور انتہائی مغرور بھی"۔ تسمیہ صوفیان کے سخت لہجے کو۔ کسی خاطر میں نالائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں وہ ایسا ہی ہے۔ مگر تمھیں کیا ضرورت تھی اس کی ٹیبل پر جا کر بیٹھنے کی۔ کسی اور کو جا کر کمپنی دے دیتی اگر اتنا ہی شوق آ رہا تھا تو"۔ صوفیان اس کے جواب پر سنجیدگی سے بولا تھا۔ وہ ہر گز بھی اپنی لاڈلی بہن پر حد سے زیادہ سخت نہیں ہوتا تھا۔ مگر وہ آج ہو رہا تھا۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے ہر کسی کو کمپنی دینے کا وہ بس آپ کے دوست تھے تبھی ایسا کیا۔ مگر اب آگے سے دھیان رکھوں گی"۔ تسمیہ سنجیدگی سے بولتی ہوئی بات ختم کر چکی تھی اور چائے کو کپوں میں نکالنے کا کام سر انجام دینے لگی۔ کیونکہ اسے ویسے بھی فلحال اس موضوع پر بات نہیں کرنی تھی کیونکہ وہ خود اب تک آریان کا سخت رویہ برداشت نہیں کر پائی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کی بات پر صوفیان سر کو ہلکا سا خم کرتا اپنا کپ اٹھاتے ہوئے کیچن سے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔اور وہ ایک ٹھنڈی سانس ہوا میں چھوڑ کر خود بھی چائے کی ٹرے اٹھا کر باہر کی طرف بڑھی تھی۔جہاں سب اس کی چائے کے منتظر تھے۔

****

www.novelsclubb.com

دوپہر کا سورج آسمان پر تیزی سے چمک رہا تھا۔ دھوپ میں اس قدر تیزی تھی کے اسلام آباد کے رہائشیوں کا براحال کر رہی تھی۔ دوپہر کے اسی گرمی زدہ ماحول سے نظریں ہٹا کر سلیمان ہاؤس کی جانب چلتے ہیں جہاں اس وقت کھانے کی خوشبو اس وقت پورے گھر کو مہکانے کے لیے کافی تھی۔ سلیمان ہاؤس کے کھانے کی میز پر بیٹھے سلیمان صاحب وقفے وقفے سے اپنے برابر بیٹھی ہوئی عنایہ کو دیکھ رہے تھے۔ وہ دو دونوں سے عنایہ سے بات کرنے کی سوچ رہے تھے جو وہ مرزا ہاؤس سے آنے کے بعد اپنی مصروفیات کی وجہ سے عنایہ سے نہیں کر سکے تھے۔

عنایہ جو کھانے کے ساتھ ساتھ موبائل میں بھی غرق دیکھائی دیتی تھی۔ وہ اپنے باپ کی اس الجھن سے یکسر انجان تھی جس کے آثار سلیمان صاحب کے چہرے پر واضح طور پر صاف دیکھائی دے رہے تھے۔ سلیمان صاحب جو نجانے کب سے بات کرنے کی سوچ رہے تھے مگر اب تک نہیں کر پائے تھے صرف عنایہ کی غصے

کی وجہ سے۔اوراس بات کو سن کر اسے غصہ آنے والا تھا اتنا تو وہ جان ہی چکے تھے۔کافی دیر خود کو یہ بات کہنے کے وہ خود کو مناتے رہے کیونکہ اگر عنایہ کی خوشی ان کی طاقت تھی تو اس کی ناراضگی ان کی کمزوری بھی تھی۔ لیکن کچھ دیر بعد بالآخر وہ خود کو بات کرنے کے لیے تیار کر چکے تھے اور انھوں نے بولنے کی ٹھانی۔

"مرزا نے رشتے کی بات کی ہے مجھ سے"۔اپنے تہہ سلیمان صاحب نے اس کے سر پر بھم گرایہ تھا۔ مگر عنایہ کے جواب پر وہ بھم پھس ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کس کے رشتے کی بات ڈیڈ"۔عنایہ جو موبائل میں مگن تھی ان کی بات کو ایک عام سی بات سمجھتے ہوئے لاپروائی کا مظاہرہ کرنے لگی۔اس کی بادامی آنکھیں

مستقل طور پر موبائل کی اسکرین کو دیکھ رہی تھی۔اس کے لاپرواجواب پر سلیمان صاحب تلملا گئے تھے۔پھر خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہنے لگے۔

"تمھارے اور شایان کے رشتے کی بات کی ہے اس نے مجھ سے"۔اس بات پر عنایہ کو فرق پڑا تھا۔ تبھی ہی وہ تیزی سے اپنا سر اٹھا کر سلیمان صاحب کو بے یقینی سے دیکھتی ہے۔اور موبائل کو ٹیبل پر پٹکھنے کے انداز میں رکھتی ہے اور گہری سانس لے کر دبے دبے غصے کا اظہار کرتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"کیوں ڈیڈ!!! چاچو آپ سے اس طرح کی بات کر بھی کیسے سکتے ہیں؟؟" وہ بے یقینی سے قدرے غصے سے بولی۔ اس کی بات پر سلیمان صاحب نے تھوڑا سا آگے کو جھک کر اطمینان بخش لہجے میں کہا۔

"کیوں نہیں کر سکتا وہ مجھ سے یہ بات۔ ویسے بھی صرف بات کرنے میں کوئی حرج ہی کیا ہے"۔ سلیمان صاحب اس بار تحمل کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

ہاں وہ بھی نہیں چاہتے تھے مرزا کے گھر عنایہ کی شادی کرنا مگر وہ صاف منا کر کے اپنے بھائی کو ناراض بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے وہ یہ بات عنایہ کے کان میں بھی ڈال دینا چاہتے تھے کے وہ کیا سوچتی ہے اس بارے میں۔ ویسے تو وہ جان ہی گئے تھے عنایہ کا جواب جب اس نے اتنے غصے سے سلیمان صاحب کو وہ بات بتائی

تھی جس سے وہ شایان سے ناراض تھی۔شایان کے کچھ سال پہلے پروپوز کرنے والی بات۔

"آپ صاف منا کردیں انھیں کے مجھے شایان میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔اس لیے اس بارے میں اب کوئی بات نا کرے آپ سے"۔عنایہ نے صاف گوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قدرے سختی سے بول کر اپنا فیصلہ سنا دیا تھا۔اسے اب ہلکا ہلکا غصہ آنے لگا تھا جس کے تاثرات اس کے چہرے پر جھلکنے لگے تھے۔

"ٹھیک ہے۔مگر پھر تم کس دوسرے شخص میں انٹرسٹ رکھتی ہو تو وہ بھی مجھے بتاؤ"۔سلیمان صاحب سمجھ گئے تھے کے شایان کو ناپسند کرنے کے پیچھے کوئی تو خاص وجہ ہے تبھی ہی وہ دوٹوک سوال کر گئے تھے اس سے۔

"ڈیڈ میں آریان کو پسند کرتی ہوں"۔ عنایہ ان سے نظریں چرا کر بولی تھی۔ جو بھی تھا آخر تھی تو وہ بھی ایک مشرقی لڑکی۔ اس کی بات پر سلیمان صاحب کچھ دیر یونہی خاموشی سے اسے دیکھتے رہے کے جو انھیں اندازہ تھا وہ سہی نکلا تھا۔ پھر کچھ سوچ کر سنجیدگی سے بولے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ تمھارے اس دوست کو گھر بلاؤ ویسے بھی میں اس سے بس دو تین بار بس سرسری سا ہی ملا ہوں اب چونکہ وہ میری بیٹی کی پسند ہے تو اس نظریے سے مجھے اسکا جائزہ لینا ہے"۔ سلیمان صاحبِ دھیرے دھیرے اپنی بات کہتے چلے گئے تھے۔ کیونکہ انھیں اپنی بیٹی کی خوشی ہر چیز سے بڑھ کر تھی۔

"اوکے ڈیڈ"۔ عنایہ اپنے کچھ دیر پہلے والے غصے کو بلکل فراموش کر گئی تھی۔اور اب سلیمان صاحب کی بات پر خوشی خوشی کھانے پر توجہ دینے لگ گئی۔اور دماغ میں یہ بات سوچنے لگی تھی کے کیسے وہ آریان کو ڈیڈ سے ملاوئے۔ جبکہ دوسری طرف سلیمان صاحب اپنی بیٹی کی خوشی پر مطمئن ہو کر کھانا کھانے لگے تھے۔ انھیں اب آریان سے ملنے کے ساتھ ساتھ مرزا کو بھی جواب دینا تھا۔جوان کے لیے ایک مشکل کام تھا۔

www.novelsclubb.com

****

**

آج اس کی زندگی کا خاص دن تھا جس کے لیے وہ پچھلے کہی سالوں سے محنت
کررہی تھی۔پینٹنگ کرنا اسکا جنون تھا اور اپنے اس جنون کو لے کر وہ پروفیشنل طور
پر بھی پینٹنگز بنانے لگی تھی اور اب ان پینٹنگز کو بڑی سے بڑی آرٹ گیلری کی
زینت بنوانے کے لیے وہ اسلام کے ایک مشہور آرٹ گیلری کو نٹیسٹ میں بھی
حصہ لے چکی تھی۔وہ کہی سالوں سے اسلام آباد کی اس آرٹ گیلری کو نٹیسٹ

میں حصہ لینا چاہتی تھی مگر خود کو مکمل طور پر پرفیکٹ بنانے کے لیے وہ کئی سالوں تک پینٹنگز کو اب تک بناتی ہی رہی تھی۔

اور اب جا کے جب اسے لگا کے اس کی بنائی گئی پینٹنگ بڑے سے بڑے آرٹ گیلری میں لگوانے کے قابل ہیں تو وہ فوری طور پر اسلام آباد کی ایک مشہور آرٹ گیلری کو نٹیسٹ میں حصہ لے چکی تھی۔ آج ایکزیبشن کے وننگ کونٹیسٹ کا دن تھا جس کا اس کو بے صبری سے انتظار تھا۔ تبھی ہی وہ آج صبح جلدی ہی اٹھ گئی تھی۔ اور کافی دیر یونہی اپنے کمرے میں بیٹھ کر پینٹنگ بنانے کے بعد وہ فریش ہو کر اپنے کمرے سے باہر چلی آئی تھی۔ اور اب اس کے قدم اسماعیل ملک صاحب کے کمرے کی جانب تھے۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں داخل ہو کر وہ چونکی تھی۔ کیونکہ اسے اسماعیل ملک آفس جانے کے لیے تیار ہونے بجائے کمرے میں موجود بیڈ پر بیٹھے آفس کی کچھ فائلوں میں الجھے ہوئے دیکھائی دیے تھے۔ وہ آگے بڑھتی ہوئی بیڈ کی طرف بڑھتی ہوئی دھیمی آواز میں گویا ہوئی۔ کمرے میں کسی کے آنے کی آہٹ سے اسماعیل ملک صاحب نے بھی اپنا سر اٹھا کر اسے کمرے میں آتے اور اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ اور ان کے چہرے پر یکدم مسکراہٹ ابھری تھی۔

"بابا آپ آفس جانے کے لیے تیار نہیں ہو رہے؟؟" وہ بیڈ پر اپنی جگہ بناتے ہوئے بیٹھتے ہوئے انھیں دیکھتے ہوئے استفسار کرنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بیٹا آج تمھارا ایکزیبیشن ہے نا تو سوچا آج آفس نہیں جاؤ۔ اسی لیے بس ایک دو ضروری فائلز دیکھ رہا تھا"۔ اسماعیل ملک صاحب فائلوں کو ایک طرف سائڈ پر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رکھتے ہوئے دھیمے لہجے سے بولتے ہوئے پوری طرح سے اس کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔

"ہاں بابا مجھے آج آپ کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔بس آپ دعا کرنا میرے لئے "۔میرال جو صبح سے تھوڑی گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی ۔اپنے لہجے کی گھبراہٹ اسماعیل ملک سے چھپا نہیں پائی تھی۔اس کی چہرے کی گھبراہٹ زدہ ہونے پر اسماعیل ملک صاحب اسے دیکھ کر دھیرے سے مسکرائے۔

"میری تو ساری دعائیں ہی تمھارے لیے ہی ہیں بیٹا۔اور تمھیں بلکل پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔تم مکمل کانفیڈنٹ رہو۔دیکھنا تم ہی جیتو گی"۔اسماعیل ملک صاحب یقین دلانے والے لہجے میں اسے سمجھانے لگے تھے۔ان کی بات پر

میرال مسکرانے لگی تھی۔اپنے بابا کے سمجھانے پر وہ کافی حد تک اپنی گھبراہٹ پر قابو پا گئی تھی۔

"اور ہاں بیٹا ویسے تمھیں اپنا وعدہ تو یاد ہے نا؟؟"۔اس کو اب مطمئن دیکھ اسماعیل ملک صاحب مسکراتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھ کر پوچھنے لگے۔

"کونسا وعدہ بابا؟؟"میرال کچھ دیر تک تو ان کی بات سمجھ نہیں سکی تھی مگر پھر غور کرنے پر اور یاد آنے پر انجان بنتے ہوئے دوبدو سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"کے اس ایکزیبشن کے بعد تم آفس جوائن کرو گی"۔اسماعیل ملک صاحب نے اپنے تھے جیسے اسے یاد کروایا تھا۔ان کی بات پر میرال بغیر کوئی جواب دیے

مسکرانے لگی تھی۔اس کی مسکراہٹ پر اسماعیل ملک صاحب نے ایک آبرو آچکاتے ہوئے پوچھا تھا۔

"تو تمھیں یاد ہے"۔

"جی بابا وہ وعدہ میں نے آپ سے کیا ہے تو اسے بھول کیسے سکتی ہوں"۔میرال اپنی مسکراہٹ کو روکتے ہوئے سنجیدگی سے کہہ گئی۔

"یہ ہوئی نا میری بیٹی والی بات"۔اسماعیل ملک بھی جوابی مسکراتے ہوئے فخریہ انداز سے بولے۔میرال بھی پھر سے جوابی مسکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا چلو ناشتہ کر لیتے ہیں پھر تمھارے آرٹ گیلری جانے کے لیے تیار بھی تو ہونا ہے"۔اسماعیل ملک صاحب بیڈ سے اٹھتے کہنے لگے۔ان کی بات پر میرال بھی ہامی بھرتے ہوئے بیڈ سے اٹھی تھی اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر نکلتے ہوئے نیچے پورشن کی جانب اپنے قدم بڑھانے لگے تھے۔

****

www.novelsclubb.com

وہ اس وقت اپنے گھر کے اسٹڈی روم میں بیٹھا مختلف قسم کے پروجیکٹس کی فائلز پر کام کر رہا تھا۔ وہ پیچھلے دو گھنٹے سے صبح سے اٹھ کر آفس کچھ دیر سے جانے کا ارادہ کر کے اپنے گھر کی اسٹڈی روم میں ہی آفس کا کچھ ضروری کام لے کر بیٹھ گیا تھا اور پورے مگن انداز میں کام میں مصروف تھا۔ پاس رکھا فون جو ہر تھوڑی دیر کے وقفے سے بار بار بج رہا تھا۔ مگر وہ پھر بھی فون کو اٹھانے کی زحمت کرنے کے بجائے فون کرنے والے کے نام کو جان کر فون کو سائلنٹ پر لگا چکا تھا کیونکہ اس وقت اسے ابھی صرف کام کرنا تھا ویسے بھی اپنے کام سے زیادہ ضروری تو کچھ تھا ہی نہیں اس کے لیے۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر پہلے سائیں بابا اسے عنایہ کے آنے کا بتانے بھی آچکے تھے۔ کے اس کے فون نا اٹھائے جانے پر اور اس کے گھر پر موجود ہونے پر وہ اس سے یہی ملنے آرہی ہے۔ ابھی کچھ دیر اور گزری تھی کے اسٹڈی روم کے دروازے پر دستک ہوئی اور

اس نے دروازے پر دستک دینے والے کو اندر آنے کی اجازت دی۔اجازت ملتے ہی عنایہ اسٹڈی روم میں داخل ہوئی۔اور آتے کے ساتھ ہی اس کے برابر والے صوفے پر بیٹھتے ہی شروع ہو گئی۔آریان نے ایک نظر اٹھا کر اندر آنے والے کو دیکھا تھا پھر واپس سے اپنی بھوری آنکھیں ہاتھ میں پکڑی سیاہ فائل پر مبذول کر لی تھی۔

"میں تمھیں صبح سے کتنی کالز کر چکی ہوں آریان مگر تم ہو کے میری ایک کال کا جواب بھی نہیں دے رہے تھے ؟؟۔وہ تو سائیں بابا نے مجھے تمھارے گھر پر ہونے کا بتا دیا۔تو میں یہاں چلی آئی"۔

"ہاں میں ایک ضروری پروجیکٹ پر کام کر رہا تھا مصروف تھا تھوڑا۔ تم بتاؤ ایسی کیا ایمر جنسی تھی جو تمھیں یہاں آنا پڑا"۔ آریان لاپروائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سنجیدگی سے بول کر پوچھنے لگا۔ آنکھیں ہنوز سیاہ فائل کو دیکھ رہی تھی۔

"او' اچھا!!۔ ہاں' میں تو تمھیں ایکزیبشن میں جانے کے لیے لینے آئی تھی وہ تمھیں یاد تو ہوگا ہمیں انویٹیشن ملا تھا لاسٹ ٹائم جب گئے تھے آرٹ گیلری؟؟ تو آج اسکا وینگ کونٹیسٹ ڈے ہے نا"۔ عنایہ اسے دیکھ کر تفصیلی بتانے لگی۔ کیونکہ اسے آج آریان سے موقعہ ملنے پر بات بھی کرنی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نہیں جاسکتا عنایہ تم جانتی تو ہو میں ایسے ایونٹس میں نہیں جاتا۔ ویسے بھی مجھے آفس کا بہت کام ہے۔اور ابھی تھوڑی دیر تک آفس کے لیے میں نکلوں گا بس"۔آریان نے اس کی بات پر اپنی نظریں فائل سے ہٹاتے ہوئے ایک نظر اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی کو دیکھ کر کہا تھا۔اس کی بات پر عنایہ مایوسی کا شکار ہوئی اسے آج ہر حال میں آریان سے یہ بات کرنی تھی کے اس کے بابا اس سے ملنا چاہتے ہیں۔

"میں اکیلے جا کر کیا کروں گی آریان اور ہمیں پچھلی دفعہ بھی تو کتنا مزا آیا تھا۔اور تمھیں وہاں ایک پینٹنگ بھی تو پسند آئی تھی۔ چلو نا تھوڑی دیر کے لیے چلتے ہیں"۔ عنایہ اپنی مایوسی کو دور کرتی ہوئی اسے منانے کے اپنی سی ایک آخری کوشش کرتے ہوئے کہنے لگی۔آریان جو اسے اپنے نا جانے کا ارادہ بتا کر پھر سے فائل میں

غرق ہو چکا تھا۔کے عنایہ کی زبان سے نکلے ہوئے "پیچھلی دفعہ" کے لفظ پر تھم سا گیا اس کے ہاتھوں کی حرکت کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں کی پتلیاں بھی ساکت ہو گئی تھی۔کچھ تھا اس لفظ میں جو اسے ہر کام سے بے زار کر گیا تھا۔اور وہ دھیرے سے بڑ بڑایا تھا۔

"پیچھلی دفعہ"۔اس کی بڑ بڑاہٹ برابر بیٹھی عنایہ نے بھی سنی اور وہ پھر سے بولی تھی۔

"ہاں پیچھلی دفعہ!! کتنا مزا آیا تھا ایکزبیشن میں"۔وہ اپنی بات پر زور دیتی بولی۔

"کیا آج بھی وہاں وہی لوگ موجود ہونگے جو پیچھلی دفعہ بھی اس ایکزیبشن میں موجود تھے ؟؟"۔آریان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ کرنا جانے کیا پوچھنے کی کوشش کی تھی۔

"ہاں 'ایکزیبشن والے ایسے ہی امیر کبیر لوگوں کو انوائیٹ کرتے ہیں جو بزنس مین ہو، یا امیر کبیر ہو اور باقی آرٹس ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ"۔عنایہ نا سمجھی سے اسے بتانے لگی تھی۔اس کی بات کو سن کر آریان نے لمحے میں ایک ایسا فیصلہ کیا تھا جو اس وقت اپنے کام کو چھوڑ کر وہ کبھی نا کرتا مگر شاید

نجانے وہ مجبور تھا تبھی ہی فوری ہی طور پر کھڑے ہوتے ہوئے کہنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"چلو تو پھر بیٹھی کیوں چلتے ہیں"۔وہ کھڑے ہو کر اپنی فائلز کو سمیٹنے لگا۔اس کی بات پر عنایہ بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی اور حیرانی کے ملے جھلے تاثرات کے ساتھ اسے دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔

"مگر تم تو بزی تھے پھر کیسے چلنے کو راضی ہو گئے؟؟"۔چہرے پر آریان کے ساتھ چلنے کی خوشی نظر آنے لگی تھی۔مگر اسکا یوں اچانک مان جانا اور وہ بھی اپنے کام کو چھوڑ کر اسے دل ہی دل میں الجھا رہا تھا کہی۔

"شاید اس سے زیادہ ضروری میرے لیے اب کچھ نہیں رہا"۔وہ نا چاہتے ہوئے بھی سنجیدگی سے کہتا اسٹڈی روم سے باہر کی طرف بڑھا تھا۔عنایہ بھی اس کے جواب پر الجھی ہوئی سی اس کے ساتھ بڑھی تھی۔

ابھی وہ چلتے چلتے لاؤنج تک آئے تھے کے عنایہ کی نظر لاؤنج میں لگی سیاہ پینٹنگ کی جانب گئی اور اس کے قدم تھم سے گئے۔وہ کھڑی ہو کر اس سیاہی مائل پینٹنگ کو دیکھنے لگی جو سیاہ رنگ سے بنائی گئی تھی اور نہایت ہی خوف زدہ کر دینے والی تھی۔ وہ ایک ہی پوزیشن میں کھڑی لاؤنج میں لگی اس پینٹنگ کو مستقل مزاجی سے دیکھ رہی تھی کے آریان جو ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہہ رہا تھا۔پلٹ کر لاؤنج کی جانب دیکھتا ہے جہاں عنایہ کو پینٹنگ کو دیکھتا پا کر وہ داخلی دروازے سے پلٹ کر اس تک آتا ہے۔آریان کو اپنی طرف آتے دیکھ عنایہ اس کی جانب دیکھ کر پوچھنے لگتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"یہ وہی پینٹنگ ہے نا آریان جو تم نے ایکزیبشن سے خریدی تھی"۔عنایہ اسے دیکھ کر سوالیہ انداز میں پوچھتی ہے۔

"ہمہ 'وہی ہے"۔

آریان بولتے ہوئے دیوار پر لگی اس پینٹنگ تک آکر اسے دیکھنے لگا تھا پھر ہاتھ بڑھا کر کسی احساس کے تحت اس پینٹنگ کو چھونے لگا۔اس پینٹنگ کو چھوتے ہوئے اسے کچھ یاد آنے لگا تھا۔اس پینٹنگ پر اسے کسی وجود کا لمس محسوس ہوا آنکھیں بند کرے وہ نا جانے کہاں گھم تھا۔آنکھیں بند کرے ابھی اس کی نظر کا منظر بدلنے ہی لگا تھا کے پیچھے کھڑی عنایہ جو نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی بے اختیار کہتی ہے۔

"چلے آریان"۔اس کی بات پر آریان کی بھوری آنکھیں فوری طور پر جھٹکے سے کھلتی ہیں اور وہ تیزی سے پلٹتا ہے اور ہامی بھرتے ہوئے باہر کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔عنایہ بھی اسے جاتے ہوئے دیکھ ایک نظر اس پینٹنگ کو نا سمجھی سے دیکھ کر اپنے کندھے آچکاتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ جاتی ہے۔

****
***

آسمان پر شام دھیرے دھیرے سرک رہی تھی۔ستارے رات کے آنے سے پہلے ہی اپنے وہاں موجود ہونے کی نشان دہی دینے لگے تھے۔ستاروں کی چمک ماند تھی اور یہ بتانے کے لیے کافی تھی کے رات ہونے میں ابھی کافی وقت باقی ہے۔شام کے اس جھلملاتے منظر سے نظریں چرا کر اسلام آباد کے ایف نائن پارک میں بنی

www.novelsclubb.com

آرٹ گیلری میں نگاہ ڈال کر دیکھے تو داخلی دروازے میں آپ کو دو گارڈز بیٹھے ہوئے نظر آئے گے۔اور مہمانوں کی آمد سے بھی ایف نائن پارک کی یہ آرٹ گیلری خاصی رونقیں بکھیرتی ہوئی نظر آنے لگی تھی۔داخلی دروازے پر مہمانوں کی آمد مستقل طور پر جاری وساری دیکھائی دے رہی تھی۔

آرٹ گیلری کے داخلی دروازے سے اندر قدم رکھے تو آپ کو ایک خوبصورت طرز سے بنی یہ آرٹ گیلری نظر آئے گی۔جہاں دیواروں پر طرح طرح کی پینٹنگز لگی ہوئی تھی۔اور بڑے سے حال میں مہمانی کرسیاں اور ٹیبل لگی تھی جس پر کافی سے زیادہ مہمان بیٹھے ہوئے تھے تو کافی سے زیادہ آکر بیٹھ رہے تھے۔کچھ کھڑے ہوئے اپنے جان پہچان کے لوگوں سے باتوں میں مگن دیکھائی دے رہے تھے تو کچھ اس آرٹ گیلری کا جائزہ لیتے نظر آرہے تھے تو کچھ دیواروں پر لگی پینٹنگز کو دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

ابھی نظریں اس خوبصورت منظر کو ہی دیکھ رہی تھی کے داخلی دروازے سے آریان اپنی مخصوص چال چلتے ہوئے اس آرٹ گیلری کے ہال کے اندر داخل ہوتا ہے عنایہ بھی اس کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔اسے دیکھ کر خالد صاحب جو ہال کے اندر آنے والے راستے پر ہی کھڑے تھے اپنے ہر آنے جانے والے گیسٹ کے ویلکم کے لیے کسی خوش کن احساس کے تحت ان دونوں کی جانب بڑھتے ہیں۔

"مجھے یقین تھا آریان صاحب کے آپ ضرور آئے گے"۔خالد صاحب ان دونوں کی جانب بڑھ کر انھیں دیکھ کر خوش اخلاقی سے بولے تھے۔وہ اپنے ہر گیسٹ کو اتنی ہی اہمیت دیتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"جی آپ نے اتنی محبت سے بلایا تھا تو ہمیں آنا ہی پڑا"۔آریان بھی جوابی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔اور اپنی بھوری آنکھیں اپنے چاروں اطراف دوڑائیں۔سامنے خالد صاحب کے ہونے پر وہ ایک لمحے کے لیے ہی اپنی نگاہیں دوڑا پایا تھا۔

"بڑی مہربانی ہمیں اتنی عزت دینے کے لیے آریان صاحب۔اچھا آپ لوگ آئے نا تشریف رکھے نا"۔خالد صاحب اس کی بات پر مسکراتے ہوئے بولے۔پھر ان کو لے کر آگے کی طرف بڑھے اور اس آرٹ گیلری کی خوبصورت ٹیبلوں میں سے ایک پر جا کر انھیں بیٹھا دیا اور پھر ایک دو باتوں کے بعد وہ وہاں سے جا چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

جبکہ عنایہ اس سارے عمل میں خاموش ہی رہی تھی۔وہ جب سے آریان کے ساتھ گھر سے نکل کر یہاں تک پہنچی تھی تب سے اب تک بس اس سے بات کرنے کے لیے لفظوں کو ہی تول رہی تھی۔کے کیسے بات کرے آریان سے۔

****

****

آرٹ گیلری کے ہال میں موجود ایک ٹیبل پر وہ اسماعیل ملک کے ساتھ بیٹھی بے چینی کا شکار تھی جیسے جیسے پینٹنگ وینگ کی آناؤسمینٹ کا وقت نزدیک آرہا تھا وہ حد سے زیادہ بے چین ہو رہی تھی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ کیا کریں یہاں اس جیسے اور بھی دوسرے آرٹس بیٹھے اسی جیسی کیفیت کا شکار تھے۔اس نے آج

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گہرے نیلے رنگ کا لیڈیز پینٹ کوٹ پینٹ پہن رکھا تھا۔ کالے سیاہ لمبے بالوں کو آدھے اوپر کو اٹھا کر جوڑے کی شکل میں بندھا ہوا تھا جبکہ آدھے بال پیچھے پشت پر کھلے چھوڑ رکھے تھے۔ میک اپ کے نام پر کاجل لگائے اور پنک لپسٹک سے لبوں کو رنگ رکھا تھا۔ بلاشبہ وہ انتہائی خوبصورت تھی۔

وہ بار بار اپنی مخروطی انگلیوں کو آپس میں مروڑنے کا کام بھی سرانجام دے رہی تھی۔ یہ حرکت اس کی بے چینی کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ اسے اس طرح کرتے دیکھ نجانے اسماعیل ملک صاحب کتنی دیر سے دیکھ رہے تھے مگر بولے کچھ نا تھے۔ وہ لوگ جب سے آرٹ گیلری آئے تھے میرال تب سے اسی طرح انھیں بے چین نظر آرہی تھی۔ مگر اب جب کے ان کی بس ہو گئی تھی اسی لیے وہ فون کو کوٹ کی جیب میں ڈال کر اس کی جانب دیکھ کر گویا ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہو گیا ہے میرال کیوں اتنی بے چین ہو بیٹا؟؟"۔اسماعیل ملک صاحب اسے دیکھ کر فکر مندی سے پوچھنے لگے۔جب کے وہ جانتے تھے کے وہ اس قدر بے چین کیوں ہے۔

"بابا مجھے بہت پریشانی ہو رہی ہے کے یہ لوگ آخر ونر کی آناوسمینٹ کب کریں گے"۔میرال بے چینی سے بولی تھی۔

"کر دیں گے بیٹا۔تم اتنی بے چین کیوں ہو رہی ہو"۔اسماعیل ملک صاحب نے سنجیدگی سے کہا۔ابھی ان کی بات سن کر میرال سر ہلانے ہی لگی تھی کے ہال میں لگے اسپیکر پر ایک آناوسمینٹ ہونے لگی تھی جو کچھ یوں تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وننگ آرٹس کی آناؤسمینٹ اب سے پندرہ منٹ بعد کی جائے گی"۔اس آناؤسمینٹ کو ہال میں موجود سبھی لوگوں نے باخوبی سنا تھا۔اس آناؤسمینٹ کو سن کر میرال کی سانسیں اور تیزی سے چلنا شروع ہو گئی تھی۔ جبکہ اسماعیل ملک صاحب اسے دیکھ کر جتا کر کہنے لگے۔

"لو دیکھ لو۔بس پندرہ منٹ اور ہے بس آناؤسمینٹ ہونے میں"۔

"ہمہ 'اچھا بابا آپ بیٹھے میں ابھی آتی ہوں"۔وہ ان کی بات پر اپنی کرسی سے کھڑی ہوتی ہوئی بولی تھی۔اس کی بات پر اسماعیل ملک صاحب نے بس سر ہلانے میں اکتفا کیا تھا۔اور پھر سے موبائل کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔ جبکہ وہ اپنی ٹیبل سے اٹھ کر دور نکل کر ہال میں موجود دوسرے حصے کی طرف بڑھنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

****
****

کافی دیر سے بیٹھا وہ اپنی نگاہیں دوڑائیں شاید کسی کو تلاش کر رہا تھا۔شاید انجانے میں ہی سہی اس کی نظروں کو کسی وجود کی تلاش تھی۔اس لیے وہ موبائل میں مگن ہونے کے ساتھ ساتھ ہر تھوڑی دیر کے وقفے سے پورے ہال میں بھی نظر ڈال رہا

تھا۔ہال اتنا بڑا تھا کے اور لوگ اتنے زیادہ کے اتنی دور سے اسے کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔ابھی وہ ایسے ہی بیٹھا ہوا تھا کے ہال میں لگے اسپیکر پر ایک آناؤسمینٹ ہونے لگی جس کو اس نے بڑے ہی غور سے سنا تھا۔جبکہ دوسری طرف عنایہ تھوڑی تھوڑی دیر کے وقفے سے اس سے کوئی نا کوئی بات کر رہی تھی۔مگر اصل بات تو وہ اب تک نہیں کر پائی تھی۔ابھی وہ بھی ایسے ہی بیٹھی آریان کے ساتھ آناؤسمینٹ کو سن رہی تھی کے آریان کے اچانک سے کھڑے ہونے پر چونکتے ہوئے سوال کر گئی۔

"کہاں جارہے ہو آریان؟؟"۔عنایہ نے نا سمجھی سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"ایسے ہی بیٹھے بیٹھے بور ہو رہا تھا تو سوچا۔۔۔" آریان جو بے ارادہ ہی اپنی کرسی سے اٹھا تھا جانے کے لیے۔ عنایہ کے سوال پر بوکھلاہٹ کا شکار ہوا پھر دھیرے دھیرے سنجیدگی سے کہتے کہتے رک گیا۔

"مگر تم تو اکیلے بھی کبھی بور نہیں ہوتے پھر آج کیوں ؟؟"۔ عنایہ اس کے جواب پر الجھی ہوئی سی پوچھنے لگی۔

"بس ایسے ہی تم بیٹھو میں ابھی آیا"۔ آریان اس کے سوال کو ٹالتے ہوئے سنجیدگی سے گویا ہوا۔ پھر اس جگہ سے نکلتا چلا گیا۔ عنایہ کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔ اسے آج آریان کا راویہ کچھ عجیب سا معلوم ہو رہا تھا۔

****

****

وہ بے ارادہ ہی نا جانے کیوں دیواروں پر لگی پینٹنگز کی جانب چلا آیا تھا۔اور باری باری دیوار پر لگی ایک سے بڑھ کر ایک بنائی گئی پینٹنگز کو دیکھنے لگا۔اسے ان ہی پینٹنگ کو دیکھ کر اپنا پیچھلی دفعہ والا یہاں سے پینٹنگ خریدنا یاد آرہا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے اسے تو پینٹنگز وغیرہ میں کچھ خاص دلچسپی بھی نہیں تھی مگر پھر وہ

www.novelsclubb.com

آج یہاں کیوں چلا آیا اور اس دن وہ پینٹنگ بھی اس نے کیوں خریدی۔ چلتے چلتے نئے سے نئی پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے وہ ٹھیک اس جگہ پر آ کھڑا ہوا جہاں اسے پچھلی بار ایک سیاہ رنگ کی پینٹنگ نے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔ مگر اب کی بار اس جگہ ایک دوسری پینٹنگ لگی تھی جو سیاہ رنگوں کے بجائے مختلف رنگوں سے بنائی گئی تھی۔ ابھی وہ اپنی بھوری آنکھوں سے اس پینٹنگ کو ہی جو شاید اس آرٹ گیلری کی اب تک کی اس کی دیکھی جانے والی سب سے خوبصورت پینٹنگز میں سے ایک تھی اسے دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

اسے ہی دیکھ کر وہ کھڑا اس کے بنانے والے کو دل میں داد دے ہی رہا تھا۔ کے اسے دو لڑکیاں آپس میں دھیمی سی مہو گفتگو کرتے ہوئے اپنی جانب آتی ہوئی دیکھائی دی۔ ان میں سے ایک لڑکی کو دیکھ آریان کی بھوری آنکھیں حرکت کرنا بھول گئی

تھی۔اور وہ لا تعلقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کھڑا ان لڑکیوں کو اس پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے دیکھنے لگا۔ تبھی ان میں سے ایک لڑکی جس کے بال ڈائی ہوئے تھے وہ سیاہ بالوں والی لڑکی کی جانب دیکھ کر سوالیہ نظروں سے پوچھنے لگتی ہے۔

"مس میرال کیا یہ آپ کی ہی بنائی گئی پینٹنگ ہے؟؟" دوسری لڑکی نے سوال کیا تھا۔اسے جیسے واقعی یقین نا آیا تھا کے دیوار پر لگی مختلف رنگوں سے سجی پینٹنگ خود میرال نے بنائی ہے۔ آریان یہاں سے چلے جانا چاہتا تھا مگر جا نہیں سکا تھا اور یونہی ان دونوں سے قدرے فاصلہ بنائے دور کھڑا رہا اتنا کے ان کی باتوں کی آواز اس تک باخوبی پہنچ پا رہی تھی۔ جبکہ دوسری طرف میرال بھی اس کی موجودگی سے انجان نا رہی تھی مگر وہ اسے نظر انداز کرے اپنے ساتھ کھڑی لڑکی کی جانب متوجہ تھی۔

"جی مس شمع یہ میری ہی بنائی گئی پینٹنگ ہے۔اور باقی ایکزیبشن والوں کے پاس ہیں۔آج کے ونگ کونٹیسٹ کے لیے"۔میرال فخریہ انداز میں مس شمع نامی لڑکی کو بتانے لگی تھی۔مس شمع جن کو ایک سے ایک خوبصورت پینٹنگز خریدنے کا اور اپنے گھر کی زینت بنانے کا شوق تھا خلد صاحب کے کہنے پر ہر آرٹسٹ کی پینٹنگ کا جائزہ لے رہی تھی جو اس ایکزیبشن میں شامل تھے۔

اور کونٹیسٹ کا حصہ بھی تھے۔اور اب وہ میرال کے پاس بھی گئی تھی تبھی میرال انھیں یہاں لے آئی تھی تاکہ ہال میں لگی اپنی ایک پینٹنگ ان کو دیکھا سکے کیونکہ باقی تو ایکزیبشن والوں کے پاس تھی۔میرال جو آریان کی موجودگی سے انجان نہیں تھی بار بار ایک سرسری نظر آریان پر بھی ڈال لیتی تھی مگر اس دفعہ اس کے چہرے پر اس شخص کو دیکھ کر غصہ یا سختی کے تاثرات نا آئے تھے۔جبکہ دوسری طرف

آریان ان لوگوں سے قدرے دور کھڑا یہ بات سن چکا تھا کے سامنے لگی یہ پینٹنگ مس پریشانی نے بنائی ہے وہ بے اختیار ہی اس پینٹنگ کو دیکھنے لگا تھا۔

"سچ کہوں مس میرال بے بہت متاثر ہوئی ہوں آپکی پینٹنگ سے۔سچ میں آپکی پینٹنگ لاجواب ہیں۔اور آج کا ویز تو آپ کو ہی ہونا چاہیے کیونکہ آپ ہی اس کے قابل ہیں"۔مس شمع صاف گوئی سے مسکراتے ہوئے بولی تھی۔ان کو میرال کی پینٹنگ واقعی بہت پسند آئی جس کو وہ بار بار دیکھ رہی تھی۔

"جی شکریہ"۔میرال بس اتنا ہی بول سکی۔مس شمع کی تعریف اس کے کانفیڈنٹ لیول کو ہائی کر گئی تھی۔آریان جو بلاوجہ ہی موبائل میں مگن ہونے کی اداکاری کر رہا تھا اچانک ہی اس کی نظر میرال کے چہرے پر بکھرتی ہوئی خوشی کی طرف جاتی

www.novelsclubb.com

ہے۔اوراس کی مسکراہٹ کو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے اس کے اپنے لب بھی مسکراہٹ میں ہلکے سے ڈھلے تھے۔اور پھر واپس سے سنجیدہ ہو چکے تھے۔

"اچھا کیا میں اسے خرید سکتی ہوں؟؟"۔ مس شمع اس پینٹنگ سے نظریں ہٹا کر پوچھنے لگی تھی۔

"ہاں کیوں نہیں آپ خلد صاحب سے بات کر لے"۔میرال خوش اخلاقی سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے میں بات کر لیتی ہوں ان سے"۔ مس شمع مسکراتے ہوئے کہہ کر وہاں سے جا چکی تھی۔جبکہ میرال جو ایک نظر اپنی پینٹنگ کو دیکھ کر جانے ہی لگی تھی کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آریان کے بے اختیار پکارنے پر اس کے قدم تھمے اور وہ پلٹ کر اسے ناسمجھی سے دیکھنے لگی۔آریان جو مس شمع کے یہاں سے جانے کا انتظار کر رہا تھا نجانے کیوں۔ بے اختیار میرال کے جانے پر اسے پکارنے لگا۔

"مس ٹینشن؟؟"۔آریان فقط اتنا ہی بول کر سوچنے لگا کے آگے کیا بولے۔کیونکہ اس سے پہلے اس نے کسی بھی لڑکی کو خود سے مخاطب نہیں کیا تھا مگر نجانے کیوں آج وہ اسے پکار بیٹھا تھا۔

"جی فرمایئے"۔اپنے آپ کو تو اس نام سے سننے کی اب عادت سی ہونے لگی تھی اسے شاید تبھی ہی فوری طور پر پلٹ کر بولی تھی۔

"یقین نہیں آرہا کے تم نے بنائی ہے یہ پینٹنگ"۔آریان اس پینٹنگ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

"اس میں یقین نا کرنے والی کونسی بات ہوئی بھلا میں ایک آرٹس ہوں۔اور میں اس سے زیادہ خوبصورت پینٹنگز بنا سکتی ہوں"۔میرال اس کی بات پر سلگتے ہوئے جتا گئی۔اسے اب غصہ آنے لگا تھا کے یہ شخص اس کے بنائی ہوئی پینٹنگ کو شک کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمہ"۔یہ کہہ کر آریان پلٹنے ہی لگا تھا کے میرال کے پکارنے پر چونکتے ہوئے اس کے قدم خود باخود تھم سے گئے۔

"بات سنو مسٹر آریان ؟؟"۔ میرال جو دو دن پہلے اس کی مدد کرنے پر اس شخص کا شکریہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔اس لیے اسے جاتے دیکھ اور موقع کو ہاتھ سے نا جانے دینا چاہتی تھی اس لیے اسے مخاطب کر گئ تھی۔اس کی پکار پر آریان اس کی جانب متوجہ ہوا تھا اور اسے اپنی جانب متوجہ پاکر وہ پھر سے دھیرے سے گویا ہوئی۔

"اس دن میری مدد کرنے کے لیے میں تمھاری شکر گزار ہوں"۔میرال نظروں کو ادھر ادھر ڈوراتے ہوئے ایک نظر اسے دیکھ کر سنجیدگی سے کہنے لگی۔اس کی بات پر آریان نے اسے غور سے دیکھا اسے یقین نا آیا تھا کے سامنے کھڑی لڑکی اس کا شکریہ ادا کر رہی تھی۔

"یہ میرا فرض تھا انسانیت کے ناتے مس پریشانی اس میں شکریہ والی کوئی بات نہیں"۔آریان اس کی بات پر توجہ دیتا اپنی نظروں کا ارتکاز بدل کر بولا۔

"کیا تم مجھے میرے نام سے نہیں بلا سکتے؟؟۔ان عجیب ناموں سے بلانا ضروری ہے کیا تمھیں۔میرا نام بھی ہے۔میرال ملک یاد رکھ لو۔اگر یاداشت کمزور نا ہو تمھاری"۔اس کے اس بار مس ٹینشن اور مس پریشانی بولنا وہ نظرانداز نہیں کر پائی تھی۔اسے لیے سختی سے پوچھ کر اسے نام یاد کروانے لگی تھی۔اس کے چہرے پر کچھ دیر پہلے والا خوشگوار موڈ اپنا غصے میں بدل رہا تھا وہ بھی اس شخص کی وجہ سے۔

www.novelsclubb.com

"میں تمھیں پکار لیتا ہوں کیا اتنا کافی نہیں ہے تمھارے لیے"۔آریان سنجیدگی سے کہتا اسے اور سلگا گیا تھا نجانے کیوں اسے اس وقت اس کو غصے میں لانے کا دل چاہ رہا تھا۔

"کہہ تو ایسے رہے ہو جیسے احسان کرتے ہو مجھ پر"۔ میرال سختی سے کہہ کر پوچھنے لگی۔ سیاہ آنکھیں ہنوز اپنے سامنے کھڑے شخص کو گھور رہی تھی جو ہمیشہ اسے اپنی باتوں سے زچ کرتا رہتا تھا۔

"ایسا ہی ہے"۔ آریان نے اپنے ہاتھوں کو پینٹ کی جیبوں میں ڈالتے ہوئے ایک شان سے کہا تھا۔ اس کی بات پر میرال اور سلگی تھی اور اسے گھورتے ہوئے اپنے دانتوں کو چبا چبا کر بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بات سنو' ناتم کہی کے بادشاہ ہونا میں تمھاری کوئی کنیز جو تمھارے بلانے پر چلی آؤ گی یا تمھارے عجیب قسم کے ناموں سے پکارنے پر برداشت کر جاؤ گی میں ہر گز بھی یہ سب برداشت نہیں کروگی سمجھے تم"۔ وہ غصے میں ناجانے اسے کیا کہہ گئی تھی۔

"تو تم مت آنا۔ بلکہ مجھے بلا لینا میں تمھارے پاس چلا آؤ گا"۔ آریان اس کی بات پر بے اختیار کہہ گیا تھا۔ پھر کہہ کر اسے فیل ہونے لگا تھا کے وہ کیا کہہ گیا ہے تبھی ہی اپنی نگاہیں اس کے چہرے سے ہٹاتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگا تھا اس سے اب یہاں کھڑے نہیں رہا جارہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟؟"میرال اس کے جواب پر بے یقینی سے اسے دیکھ کر اتنا ہی کہہ سکی۔

"کچھ نہیں۔ایکسکیوزمی"۔یہ کہہ کر اس نے وہاں سے جانے بھی اپنی عافیت جانی تھی اور فوری طور پر وہاں سے چلا گیا تھا۔جبکہ پیچھے میرال ہکا بکا سی اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگی۔ابھی وہ اسی کش مکش کا شکار تھی کے اسپیکر پر ایک آناؤسمینٹ ہونے لگی جس میں یہ بتایا جا رہا تھا کے سبھی لوگ آرٹ گیلری ایکزیبشن کونٹیسٹ کے لیے ہال کے اندر جمع ہو جائے۔اس کے کانوں نے بھی باخوبی اس پیغام کو سنا تھا اور وہ تیزی سے اندرونی ہال کی جانب بڑھی تھی۔

www.novelsclubb.com

****
*****

وہاں سے نکل کر وہ آرٹ گیلری کے باہر گارڈن میں چلا آیا تھا۔اور اب یہاں سے وہاں بے چینی سے چکر کاٹ رہا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے آخر وہ میرال کو کیا بول کر آگیا تھا اور کیوں بول کر آیا تھا۔ مگر اسے اتنا تو سمجھ آگیا تھا کے وہ جو بھی بول کر آیا کچھ ٹھیک نہیں بول کر آیا تھا۔ تبھی ہی اب بے چینی سے یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا۔ چکر کاٹتے ہوئے وہ خود سے بڑبڑانے لگا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں نے اسے وہ سب کیوں بولا آخر؟؟۔میں اس طرح کیسے بول سکتا ہوں؟؟"۔ابھی وہ یونہی کھڑا خود سے سوال جواب ہی کر رہا تھا۔کے اس کو ڈھونڈنے نکلی ہوئی عنایہ جو پوری آرٹ گیلری میں اس کو تلاش کر چکی تھی اور وہ اسے کہی نہیں ملا تھا۔اس لیے اب گارڈن کی طرف چلی آئی تھی اور اسے وہاں کھڑے دیکھ پیچھے سے آکر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پکارتی ہے۔

"کیا ہوا آریان تم یہاں کیوں کھڑے ہو؟؟"۔عنایہ فکر مند لہجے سے سوالیہ نظروں سے اس کی پشت کو دیکھ کر پوچھتی ہے۔اپنے پیچھے عنایہ کے آنے پر اور اس کے اپنے کندھے پر ہاتھ رکھنے پر وہ سخت بے زار ہوتے ہوئے پلٹ کر اسے دیکھتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"تمھیں کتنی دفعہ کہا ہے عنایہ کے مجھ سے فاصلہ رکھ کر بات کیا کرو"۔ وہ اسے دیکھ کر قدرے غصے سے کہنے لگا۔ اسے پسند نہیں تھا کسی کا اس طرح بے تکلف ہو کر بات کرنا چاہے وہ اس کی دوست ہی کیوں نا ہو۔ تبھی ہی وہ قدرے غصے سے بولا تھا۔

"وہ میں تو بس"۔ عنایہ اس کے پلٹ کر کہنے پر اس سے دو قدم پیچھے ہٹ کر اپنی صفائی میں کہنے لگی۔ اسے آریان کے کہنے پر شرمندگی سی ہونے لگی تھی۔

"خیر چھوڑو ان باتوں کو۔ تم بولو کیا ہوا تم تو اندر بیٹھی ہوئی تھی نا؟؟ پھر یہاں کیوں"۔ آریان عنایہ کے چہرے پر چھائی شرمندگی کو دیکھ کر اپنے لہجے کو نارمل کر گیا تھا پھر چند پل ٹھہر کر عام سے لہجے میں سوالیہ پوچھ بیٹھا۔ وہ اس کی شرمندگی کو مٹانے کے لیے بات بدل گیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ میں تو بس تمھیں بلانے آئی تھی۔کے اندر ایکزیبشن کے ونر کی آناوسمینٹ ہونے والی ہے۔اور تم کب سے گئے ہوئے تھے اور واپس بھی نہیں آئے تھے تو بس اسی لیے"۔عنایہ اس کے نارمل ہو کر پوچھنے پر خود کو قدرے سنبھال گئی تھی پھر اس کے پوچھنے پر دھیمے لہجے سے بتانے لگی۔وہ ہر گز بھی آریان کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"اچھا'میں تو بس ایک ضروری کال کرنے آیا تھا۔چلو چلتے ہیں اب"۔آریان نے اس کی بات پر گہری سانس اپنے اندر کھینچتے ہوئے کہا۔اس کی بات سن کر عنایہ نے اپنے سر کو ہلکا سا خم کیا تھا۔پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے اندر کی جانب بڑھے۔

****

****

آرٹ گیلری کے اندرونی ہال میں اس وقت مہمانوں کا خاصہ جم غفیر لگا ہوا تھا۔ اسٹیج پر ایک شخص ہاتھ میں مائک پکڑے کھڑا مسکراتے ہوئے اپنے سامنے بیٹھے مہمانوں کو بے تابی سے دیکھ رہا تھا۔ شاید ہی وہ کسی ایسے وقت کا انتظار کر رہا تھا جب اسے وینگ پرسن کی آناؤسمینٹ کرنے کا کہا گیا۔ آرٹ گیلری کا اندرونی ہال مہمانوں کی آمد ورفت سے آہستہ آہستہ بھرتا ہی جا رہا تھا۔ ہال کے سب سے آگے والی کرسیوں پر سارے آرٹس بیٹھے ہوئے تھے جو اس سال کے ایکزیبشن کونٹیسٹ کا حصہ تھے۔ اور اس سے پیچھے ان کے ساتھ آئی ان کی فیملیز۔ مہمان خصوصی اور

بڑے بڑے بزنس مین کے لیے الگ سے بڑے بڑے صوفے اور کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔اور باقی ماندہ عوام کے لیے بھی الگ سے اہتمام کیا گیا تھا ہال میں۔

میرال بھی ہال کے آگے والی کرسیوں میں سے ایک پر ان آرٹسٹوں کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ جبکہ وہ اسماعیل ملک صاحب کو بزنس مین ہونے کی حیثیت پر مہمان خصوصی لوگوں میں بیٹھنے کا بول چکی تھی تبھی ہی اسماعیل ملک صاحب آرٹس کی فیملیز میں بیٹھنے کے بجائے مہمان خصوصی کی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھے ہوئے تھے جہاں سے انھیں میرال صاف دیکھائی دے رہی تھی۔ میرال کافی سے زیادہ پر جوش دیکھائی دے رہی تھی۔اس نے پلٹ کر ایک نظر مہمان خصوصی کی جانب بیٹھے اسماعیل ملک صاحب کی طرف دیکھا تھا تو ٹھیک اسی وقت اسماعیل ملک صاحب بھی اسے دیکھ کر مسکرائے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ یہ بات باخوبی جانتے تھے آج ان کی بیٹی کا خاص دن تھا۔اس کے پلٹنے پر ٹھیک اسماعیل ملک کی کرسیوں سے چار کرسیوں دور آریان عنایہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پلٹ کر پیچھے دیکھنے پر آریان نے بھی میرال کو ٹھیک اُسی وقت آگے بیٹھے دیکھا تھا۔اندورنی ہال لوگوں کی آمدورفت سے بھرپور طریقے سے بھر چکا تھا۔ ہال کو بھرے ہوئے دیکھا اسٹیج پر کھڑا ہوا شخص مائک کو سہی طریقے سے تھام کر مسکراتے ہوئے سامنے بیٹھے لوگوں کی جانب دیکھ کر اپنی بلند آواز سے بولنے لگا تھا۔ہال میں بیٹھے ہوئے سب لوگ اس کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔

"تو جیسا کے آپ لوگ جانتے ہیں کے آج اس ایکزیبشن کا وننگ کونٹیسٹ ڈے ہے۔تو ہمارے آرٹ گیلری والوں نے خاص آپ لوگوں کو اسی مقصد کے لیے آج مدعو کیا ہے"۔وہ شخص بول کر ٹھہر کر چند پل کے لیے رکا تھا پھر واپس سے اپنے مہمانوں کی جانب دیکھ کر مسکراتے ہوئے پھر سے گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

ہال میں موجود سبھی لوگ اسٹیج پر کھڑے شخص کی باتوں کی جانب متوجہ تھے۔
میرال بھی مسکراتے ہوئے اپنے نام پکارے جانے کے انتظار میں تھی وہی دوسری جانب آریان اطمینان سے پاؤں پر پاؤں رکھے لاتعلق بیٹھا ہوا تھا۔اور پاس بیٹھی عنایہ کبھی اسے دیکھتی تو کبھی اسٹیج پر موجود شخص کو۔

"ہاں تو اب میں بلانا چاہو گا اس وینگ کونٹیسٹ کے کے ونر کو اسٹیج پر"۔وہ پرجوش لہجے میں بولتا ہوا میرال کے ساتھ ساتھ سارے آرٹسٹوں کے چہرے پر خوشی کے رنگ بکھیر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو نام ہے دو آج کے اس وینگ کونٹیسٹ کے لیے"۔ وہ شخص پھر سے بولتے ہوئے رکا تھا۔اس کے دو بولنے پر میرال کے چہرے کی مسکراہٹ۔چند پل کے لیے سمٹی تھی۔ پھر اس شخص کے دوبارہ سے بولنے پر اجاگر ہوئی تھی۔سب لوگ مکمل طور پر اسٹیج پر موجود شخص کی باتوں کی جانب متوجہ تھے۔

"تو میں بلانا چاہوں گا مسٹر شاویز شنواری اور ہماری دوسری آرٹس مس میرال ملک کو۔میں گزارش کرتا ہوں آپ دونوں سے کے آپ دونوں اسٹیج پر آجائیں پلیز"۔وہ شخص اپنے ہاتھ میں پکڑے کارڈ کو دیکھ کر کہتے ساتھ ہی دو لوگوں کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دے چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی بات پر جہاں میرال کا نام سن کر مہمان خصوصی میں بیٹھے اسماعیل ملک صاحب مسکرائے تھے۔وہی آریان جو بے زاریت سے یہاں وہاں دیکھ رہا تھا بے اختیار پر جوشی سے اس جگ دیکھنے لگا تھا جہاں سے میرال کھڑی ہوتی ہوئی اسٹیج کی جانب بڑھ رہی تھی اس نے اپنی بھوری آنکھیں اسٹیج پر گاڑ سی لی تھی۔چند ہی قدموں کی مسافت کو دور کرتے ہوئے میرال اور دوسرا آرٹس اسٹیج پر جا کھڑے ہوئے تھے۔میرال کے چہرے پر مسکراہٹ صاف دیکھی جا سکتی تھی جبکہ دوسرے آرٹس کے چہرے پر مکمل اعتماد دیکھنے کو نظر آرہا تھا۔

عنایہ جو خود بھی وینگ کونٹیسٹ کے آرٹس کو دیکھنے کے بے تاب تھی دو لوگوں کو اسٹیج پر چڑھتے دیکھ اور خاص کر میرال کو دیکھ بے یقینی کا شکار ہوئی تھی اور اپنی بے چینی کو دور کرنے کے لیے وہ چند پل بعد آریان سے سوال بھی کرنے لگ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آریان یہ تو وہی ہے نا جس نے پیچھلی دفعہ یہاں تمھاری خریدیں ہوئی پینٹنگ گرا دی تھیں؟؟؟"۔عنایہ نے اپنے برابر بیٹھے آریان کی جانب دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں وہی ہے"۔آریان جو سامنے اسٹیج کی جانب دیکھ رہا تھا۔عنایہ کے بے اختیار پوچھنے پر سنجیدگی سے بغیر اسے دیکھے کہہ کر پھر سے سامنے کی جانب دیکھنے لگا تھا۔ اس کے جواب دینے پر عنایہ نے ایک نظر اسٹیج پر کھڑی اس خوبصورت سی لڑکی کی جانب دیکھا پھر ایک نظر آریان کو دیکھا جس کی بھوری آنکھیں اسٹیج پر ہی ٹکی تھی۔ اس کے دل میں ایک اندیشا آنے لگا تھا۔ تبھی وہ اپنے اس اندیشہ کو دور کرنے کے لیے پھر سے آریان کو مخاطب کر گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم اس لڑکی کو جانتے ہو آریان ؟؟"۔عنایہ اپنے ذہن میں ابھرتے ہوئے سوال کو زبان پر لے آئی تھی۔اس کے پھر سے کیے گئے سوال پر آریان اپنی نگاہ کا ارتکاز بدل کر عنایہ کی جانب دیکھنے لگا پھر کچھ سوچ کر بولتا ہے۔

"میں بھلا کیوں اسے جاننے لگا۔مجھے تو ایک آنکھ نہیں بھاتی یہ "۔وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

آریان اس کو کچھ اور جواب دینے والا تھا مگر کچھ دیر پہلے ہوئی میرال کے ساتھ باتوں کی وجہ سے وہ یہ سب کہہ گیا تھا غصے میں۔اسے خود اب تک اپنے اوپر غصہ آرہا تھا کے آخر وہ اس قدر بے اختیار کیوں ہو گیا تھا۔وہ کہہ کر پھر سے اسٹیج کی جانب دیکھنے لگا تھا جہاں اب ونر کی آناؤسمینٹ ہونے لگی تھی۔عنایہ بھی اپنے دل میں آئے اندیشہ کو دور کرتے ہوئے مسکرا کر سامنے دیکھنے لگی تھی۔کیونکہ آریان

نے اس کے من مطابق جواب دیا تھا۔ کیونکہ اگر آریان کچھ اور کہہ دیتا اسٹیج پر کھڑی لڑکی کے حوالے سے تو وہ کبھی برداشت نہیں کر پاتی۔

اسٹیج پر کھڑا شخص ان دونوں آرٹسٹ سے رسمی علیک سلیک کے بعد ان دونوں کی جانب ایک نظر ڈال کر مسکراتے ہوئے اپنے مہمانوں کو دیکھ کر اپنے ہاتھ میں پکڑے کارڈ کو دیکھنے لگا تھا۔ سب لوگ اسٹیج کی جانب پوری توجہ سے دیکھ رہے تھے ۔میرال جو کنفیوز سی کھڑی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے اسٹیج پر کھڑے اس شخص نے ایک کے بجائے دو لوگوں کو کیوں بلایا تھا ابھی وہ اسی کشمکش کا شکار تھی۔

www.novelsclubb.com

کے اس کی نظر مہمان خصوصی کی جانب اٹھی اور وہ وہاں بیٹھے اپنے بابا کو دیکھ کر مسکرائی ابھی اس کی نظروں کا ارتکاز بدلا بھی نا تھا کے اپنے بابا سے چار کرسیوں دور

اس کی نگاہ آریان کی جانب گئی ٹھیک اسی وقت آریان کی بھی نظر اس سے ملی تھی۔ اور وہ فوری طور پر اپنی نظر ہٹا چکا تھا۔ میرال کو اس کی کہی کچھ دیر پہلے والی بات یاد آئی ابھی وہ ایسے ہی سوچ رہی تھی کے اس کی سوچوں کے تصصل کو اسٹیج پر کھڑے شخص کی آواز نے توڑا۔

"تو کیا آپ دونوں تیار ہے ونر کی آناوسمینٹ کے لیے ؟؟"۔

اسٹیج پر کھڑے شخص نے ان دونوں کی جانب مُسکراتے ہوئے دیکھ کر پوچھا تھا اس کی بات پر شاویز شنواری خوداعتمادی سے گردن ہلا گیا تھا جبکہ میرال فقط مسکرا سکی۔ پھر وہ شخص سامنے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھا۔ جیسے جیسے وہ اپنے منہ سے لفظ نکال رہا تھا میرال کے دل کی دھڑکنیں بھڑتی جا رہی تھی۔

"ہاں جی تو آج کے اس آرٹ گیلری کے وینگ کونٹیسٹ کا نام ہے!!"۔وہ شخص کہہ کر ایک لمحے کے لیے رک کر سب کو دیکھنے لگا تھا جو اسی کے بولنے کے منتظر تھے۔

ٹھیک اسی پل میرال نے اپنی آنکھیں خوشی سے بند کی تھی۔وہی دوسری جانب آریان نے میرال کے چہرے کی خوشی کو دیکھ کر خود اپنے اندر خوشی کو اترتے محسوس کیا تھا۔ایک بار پھر سے اس لبوں پر مسکراہٹ رقص کرنے لگی تھی بے اختیار۔اسٹیج پر کھڑا شخص گہری سانس لے کر پھر بول کر وہاں موجود چند لوگوں کے چہرے پر بے رونقی چھوڑ گیا تھا۔جو کچھ دیر پہلے خوشی میں ڈھلی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شاویز شنواری"۔وہ شخص کہہ کر مسکراتے ہوئے بلند آواز میں چلایا تھا۔

اس کے کہنے پر ہال میں موجود تمام لوگ تالیاں بجانے لگے تھے۔جبکہ چند لوگ کے چہرے پر اداسی چھانے لگی تھی۔اس کے بولنے پر شاویز شنواری آگے بڑھ کر اس شخص سے ہاتھ ملانے لگا تھا۔جبکہ میرال کا دماغ سائے سائے کرنے لگا تھا وہ غائب دماغی سے اسٹیج پر کھڑی ہوئی باقی کی کروائی کو دیکھنے لگی تھی۔اس کو ایسے دیکھ اسماعیل ملک صاحب بے چینی کا شکار ہو رہے تھے۔ان سے اب وہاں بیٹھنا مشکل ہو رہا تھا۔وہ جلد سے جلد یہاں سے اٹھنا چاہتے تھے مگر وہ اس طرح نہیں اٹھ سکتے تھے۔

www.novelsclubb.com

جبکہ دوسری طرف آریان بھی میرال کے چہرے کو خوشی سے اداسی میں بدلتے دیکھ عجیب سی کیفیت کا شکار ہو رہا تھا۔میرال سے اب وہاں کھڑے رہ کر خود کو قابو

رکھنا مشکل ہو رہا تھا اس سے پہلے اس کے آنسو جگہ بناتے ہوئے آنکھوں سے باہر نکل آتے وہ ایکسکیوز کرتے ہوئے اسٹیج سے اتری تھی۔ اور اس ہال میں موجود سب لوگوں کو نظر انداز کرتے ہوئے یہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔ وہاں موجود سب لوگوں نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔

اور پھر نا سمجھی سے واپس سے اسٹیج کی جانب دیکھنے لگے تھے جہاں چند پل بعد اب شاویز شنواری کو انعامات سے نوازا جا رہا تھا۔ اس کے جاتے ہی آریان نے بھی اپنا پہلو بدلا تھا اسے اب اپنا یہاں بیٹھے رہنا بے وجہ سا لگ رہا تھا۔ اسماعیل ملک صاحب نے بھی اسے جاتے دیکھا تھا مگر وہ اپنے ایک جاننے والے کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ تبھی ہی فوری طور پر اٹھ نا سکے۔ شاویز شنواری اب خوشی سے اسٹیج پر موجود شخص سے انعامات لے رہا تھا اس کے چہرے پر ایک فخریہ سا انداز تھا جیسے کے یہ انعامات اسی کے لیے بنے تھے۔ جو اسے ابھی مل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

****

*****

یہ منظر آرٹ گیلری کے ایک روم کا تھا جہاں اس وقت خالد صاحب کمرے میں موجود کرسی پر بیٹھے اپنے سامنے بیٹھے اس آرٹ گیلری کے اونر اکرام صاحب کو دیکھ رہے تھے۔ جو سربراہی کرسی پر بیٹھے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے کسی سے فون پر بات کرنے میں مشغول دیکھائی دے رہے تھے۔ اکرام صاحب خوش اخلاقی سے ہاتھ میں فون پکڑے دوسری طرف موجود انسان سے بات کر رہے تھے جبکہ ان کے سامنے بیٹھے خالد صاحب بے چینی سے ان کی بات ختم ہونے کے انتظار کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساتھ ساتھ ان سے کچھ بات کرنے کے لیے بھی بے چین نظر آرہے تھے۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کے اکرام صاحب فون کو رکھ کر خالد صاحب کی جانب متوجہ ہوئے تھے کے خالد صاحب انھیں مخاطب کرتے ہوئے پوچھنے لگے۔

"سر کس سے بات کر رہے تھے ؟؟"۔ خالد صاحب نے سوالیہ پوچھا۔

"شنواری صاحب کا فون تھا۔ شکریہ ادا کرنے کے لیے فون کیا تھا انھوں نے۔ اکرام صاحب بڑے ہی تحمل سے بولے۔

www.novelsclubb.com

"شنواری صاحب کون سر اور وہ کس بات کا شکریہ ادا کر رہے تھے آپکا؟؟" خالد صاحب الجھے سے پوچھنے لگے۔

"وہ جو آج کے کونٹیسٹ میں ونر چنا تھا ناشاویز شنواری !! وہ شنواری صاحب کا ہی بیٹا ہے۔ شنواری صاحب ایک سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں"۔ اکرام صاحب نے انھیں بتایا۔

"شکریہ کس بات کا ادا کر رہے تھے ؟؟ اور میں تو خود آپ سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کے اپنے شاویز شنواری کے بجائے اس دوسری آرٹس۔۔ آہ 'کیا نام تھا اس کا ہاں یاد آیا۔ میر ال ملک کو کیوں ونر نہیں بنایا جبکہ وہ تو اس شاویز شنواری سے زیادہ قابل آرٹس ہے بلکہ اس جیسا آرٹس تو اس سال کوئی نہیں تھا"۔ خالد صاحب پوچھنے کے بعد ان سے سوال کرنے لگے تھے۔ انھیں واقعی اب تک سمجھ نہیں آیا تھا کے میر ال ملک کے بجائے شاویز شنواری کو کیوں ونر چنا گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس لڑکی جیسے آرٹس تو ہر سال آتے رہتے ہیں۔ مگر شنواری صاحب جیسے لوگوں کے بیٹے بہت کم ہی ایسی فیلڈ میں آتے ہیں۔اور پھر ہم ایسے لوگوں کو مایوس بھی تو نہیں کر سکتے خالد۔اس لیے کچھ بھی کر کے انھیں خوش کرنا ہمارا کام ہے"۔اکرام صاحب مکروااندازمیں کہنے لگے۔ان کی بات پر خالد صاحب حیرانی کا شکار ہوئے۔ اور بے یقینی سے اکرام صاحب کو دیکھنے لگے۔ان کی یہ بات باہر کھڑے بھوری آنکھوں والے شخص نے بھی بڑے غور سے سنی تھی۔

"تو کیا آپ نے شنواری صاحب سے رشوت لے کر ان کے بیٹے کو جتوایا۔اور اس قابل آرٹس میرال ملک کو پیچھے کر دیا"۔خالد صاحب نے ان کی باتوں کو سمجھتے ہوئے بے یقینی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں اور کیا کرتا۔اچھی خاصی رقم دے رہے تھے شنواری صاحب مجھے اس کام کی منا کرنا تو بنتا نہیں تھا میرا"۔اکرام صاحب سنجیدگی سے بولے تھے۔ان کی بات سن کر خالد صاحب کو افسوس ہونے لگا تھا۔جبکہ دوسری طرف اکرام صاحب پھر سے ایک فون کال سنے لگے تھے۔باہر کھڑے وجود کی آنکھوں سے نمایاں غصہ جھلکنے لگا تھا اس شخص سے اب وہاں کھڑے رہنا دوبھر ہو گیا تھا تبھی ہی وہ فوری طور پر وہاں سے نکل کر اسی انسان کو پھر سے ڈھونڈنے لگا تھا جس کو ڈھونڈنے کی خاطر وہ اندرونی ہال سے نکلا تھا۔

www.novelsclubb.com

****
******

آرٹ گیلری کے باہر اگر آپ نگاہ ڈال کر دیکھے گے تو آپ کو کچھ مہمان جاتے ہوئے نظر آئیں گے۔ تو کچھ ابھی اندر ہی موجود تھے۔ ایکزیبشن کا اختتام ہوئے بھی کافی دیر بیت گئی تھی۔ وہ بھی یہاں سے نکل جانے کا ارادہ رکھتا تھا کیونکہ اسے وہ کہی نظر نہیں آئی تھی جس کو وہ تلاش کر رہا تھا کب سے۔ مگر اپنی سی آخری کوشش کرنے کی خاطر وہ عنایہ کو اندر رکنے کا بول کر خود آرٹ گیلری کے باہر گارڈن کی جانب چلا آیا تھا۔ اور اب اپنی بھوری آنکھوں سے اسے یہاں سے وہاں دیکھ کر اسے تلاش کر رہا تھا تبھی اسے آرٹ گیلری کے گارڈن کے اندرونی حصے میں ایک بینچ پر وہ بیٹھی نظر آئی۔ اسے دیکھ کر کچھ دیر پہلے والی بے چینی اب سکون میں بدلنے لگی تھی۔ اور بے اختیار اس کے قدم اس کی جانب بڑھنے لگے تھے۔

دھیرے دھیرے قدم اٹھاتے ہوئے وہ ٹھیک اس بینچ کے پاس جا کھڑا ہوا تھا اور کافی دیر ایسے ہی کھڑے رہا مگر جب وہ اس کی موجودگی سے انجان ہی رہی تو اس بینچ کے دوسرے حصے پر جا کر بیٹھ گیا۔ کافی دیر یونہی خاموشی سے بیٹھے وہ اس کو دیکھنے کے بجائے اپنی نگاہ آسمان سے جھانکتے چاند پر ڈال گیا تھا کہ شاید اسے خاموش دیکھ اور اس کی موجودگی کو محسوس کر کے وہ کچھ بولے گی۔ مگر وہ تو گویا ہر چیز سے انجان بس آسمان پر موجود چاند کو دیکھ رہی تھی۔ آنکھیں رونے کے باعث سرخ ہو رہی تھی جو اس بات کی نشاندھی کر رہی تھی کہ کچھ دیر پہلے وہ روتی رہی تھی۔ جب کافی دیر اس کے بیٹھنے کے بعد بھی وہ ایسے ہی خاموش رہی تو آخر کار وہ اپنی بھوری آنکھوں کو چاند سے ہٹا کر اسے اپنی جانب متوجہ کر گیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ مس ٹینشن رویا بھی کرتی ہیں"۔ وہ عام سے انداز میں بولا تھا۔

"تمھیں تو خوش ہونا چاہیے"۔اپنے بہت قریب سے کسی جانی پہچانی آواز پر اس نے دائیں جانب مڑ کر اپنے ساتھ بینچ پر بیٹھے شخص کی جانب ایک نظر دیکھا تھا۔پھر اس کی بات پر توقف لے کر بولی تھی۔اور پھر اگلے پل واپس سے اپنی سیاہ آنکھیں آسمان پر موجود چاند پر ٹکا دیں تھی۔

"اگر یہ سب پہلے پہل ہوتا تو شاید میں خوش ہو بھی سکتا تھا مگر اب حالات مختلف ہیں۔اور میں شاید اب چاہ کر بھی خوش نہیں ہو سکتا"۔اس کی بات پر وہ بے اختیار کہہ گیا۔میرال نے ناسمجھی سے اپنی نگاہ چاند سے ہٹا کر اسے دیکھا تھا۔اس کی نظروں میں واضح طور پر الجھن نظر آنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں سمجھی نہیں تم کہنا کیا چاہتے ہو؟؟"۔میرال نے سوالیہ نظروں سے دیکھ کر پوچھا۔اس کی بات پر آریان جو خود بھی چاند کو ہی دیکھ رہا تھا۔اچانک سے اس کی نگاہ میرال کی جانب اٹھتی ہے اور میرال کو اپنی ہی جانب دیکھتا پا کر وہ اپنی نظروں کا ارتکاز بدل کر کہتا ہے۔

"ابھی تو مجھے خود اپنی اس کیفیت سے شناسائی نہیں ہوئی تو تمھیں کیا بتا سکتا ہوں اس بارے میں"۔آریان نجانے کیوں مگر وہ سب زبان پر لا رہا تھا جس کا اس کو خود اندازہ نہیں تھا۔اس کی بات پر میرال اور زیادہ الجھے ہوئے انداز میں اسے دیکھنے لگی۔اس کو اپنی جانب نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے آریان کو اس بات کا اندازہ ہونے لگا تھا کے نا وہ خود اپنی سوچ سے پریشان ہے بلکہ اسے بھی ساتھ ساتھ کر رہا تھا اسی لیے وہ فوری طور پر بات بدل گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمھیں افسردہ ہونے کی بلکل ضرورت نہیں ہے کیوں کے تم ایک قابل آرٹس ہو"۔آریان بات بدل کر صاف گوئی کا مظاہرہ کرنے لگا۔وہ بات کا موضوع پل بھر میں بدل چکا تھا۔

"تم یہ بات بول رہے ہو جبکہ کچھ دیر پہلے میری بنائی ہوئی پینٹنگ پر تمھیں ہی شک تھا؟؟"۔میرال اس کے کہنے پر اسے دیکھ کر جتانے لگی۔وہ،وہ بات نہیں بھولی تھی جو کچھ دیر پہلے اس کی اس شخص سے ہوئی تھی۔

"شک نہیں تھا بس تصدیق کر رہا تھا تم سے۔اور سچ کہوں تم واقعی ایک قابل آرٹس ہو"۔آریان اس کی بات پر عام سے انداز میں کہنے لگا۔

"ہنہہ 'تم صرف دل رکھنے کے لیے بول رہے ہو۔ کیونکہ اگر میں واقع قابل آرٹس ہوتی تو آج کی ونر میں ہوتی ناکہ کوئی اور"۔ وہ افسردگی سے بولتے ہوئے پھر سے چاند کو دیکھنے لگی تھی۔ اس کی آنکھیں پھر جھلکنے کو بے تاب تھی۔

"اگر دل رکھنا ہوگا تو وہ میں کسی اور دن رکھ لونگا تمھارا۔ مگر میں واقعی سچ کہہ رہا ہوں کے تم آج کی ونر کی حق دار تھی۔ مگر آرٹ گیلری والوں نے رشوت لی تھی تبھی ہی تم ونر ہو کے بھی ونر نہیں بن سکی"۔ آریان نے ایک بار پھر صاف گوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے یقین دلانے والے لہجے میں کہا تھا۔ بھوری آنکھیں فرصت سے سیاہ آنکھوں کو دیکھ رہی تھی۔ کیونکہ سیاہ آنکھیں چاند کو دیکھنے میں مگن تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے آخر؟؟ کیا آرٹ گیلری والوں نے واقعی ہی رشوت لی تھی اور تبھی ہی میں ونر نہیں بنی"۔ وہ بے یقینی سے پوچھتے ہوئے چاند سے نظریں ہٹا گئی تھی۔ کچھ پل پہلے جھلکنے کو بے تاب آنکھوں میں سے آنسو آنا شروع ہو گئے تھے۔

"ہاں یہ سچ ہے"۔ وہ اس کے دیکھنے پر اپنی نگاہ کا ارتکاز بدل کر بولا۔ اس کے کہنے پر میرال بے اختیار رونا شروع ہو گئی تھی اسے یقین نہیں آ رہا تھا کے اس کے ساتھ ایسا بھی کچھ ہو سکتا تھا جو آج ہوا تھا۔

کچھ دیر پہلے وہ خود کو باقی آرٹسٹوں سے کم تر سمجھ رہی تھی مگر اب سچ سن کر اسے اپنی قسمت پر رونا آنے لگا تھا۔ کے اتنی محنت کرنے کے بعد اسے آج اس کی قسمت نے ہرا دیا تھا۔ باعث اوقات قسمت انسان کو اس طرح بھی ہرا دیتی ہے۔ کے

انسان جیتی ہوئی بازی بھی ہار جاتا ہے۔ وہ نیچے دیکھ کر بے آواز رونے لگی تھی مگر ہلکی ہلکی سو کی آواز ماحول میں چھائے سکون کو توڑنے بھی لگی تھی۔

آریان جو بول کر اٹھ جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اس کے رونے کی سو'سو کی آواز سن کر اپنی جگہ سے اٹھ نہیں پایا۔ اس نے غور سے اسے دیکھا اور اسے محسوس ہوا کے وہ بے آواز رو رہی ہے۔ اسے روتا ہوا دیکھ وہ چاہنے کے باوجود بھی اپنی جگہ سے اٹھ نہیں پایا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے بولا۔

"میں تمھیں یہ تو نہیں کہوں گا کے رونا بند کر دو۔ مگر اتنا ضرور کہوں گا کے میں تمھارے ساتھ بیٹھ کر رو ضرور سکتا ہوں تا کہ تمھاری تکلیف کو مکمل طور پر ختم نا سہی مگر کچھ تو کم کر سکوں"۔ وہ ایک انجانے احساس کے تحت یہ سب بولتا چلا گیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے بس ہر حال میں اس کی آنکھوں کو آنسو سے خالی دیکھنا تھا۔وہ ہرگز بھی اس کی آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں کر پا رہا تھا نجانے کیوں۔

"مگر تم ایسا کیوں کرو گے ؟؟ ہم تو ایک دوسرے کو سہی سے جانتے بھی نہیں"۔ میرال نے بھیگی آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔اس کی بھیگی آنکھوں کو دیکھ کر آریان نے اپنا بائیں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالا تھا اور کچھ ٹٹولتے ہوئے اس میں سے رومال نکال کر اس کی جانب بڑھاتے ہوئے سنجیدگی سے کہنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"کسی کو جاننے کے لیے ایک لمحہ کافی ہوتا ہے۔اور رہی بات انجان سے پہچان تک کے سفر کی تو جب آپ کسی کی تکلیف کو خود پر محسوس کرنے لگو۔تو آپ ایک جھٹکے میں انجان سے پہچان تک کا سفر طے کر لیتے ہیں"۔وہ ٹھہر ٹھہر کر دھیمے لہجے میں

کہہ گیا تھا۔اور اپنے ہاتھ میں پکڑے رومال کو میرال کی طرف بڑھایا تھا جس کو اس نے سہولت سے تھام لیا۔

"کیا تمہیں میری تکلیف اپنے دل پر محسوس ہو رہی ہے؟؟"میرال نے رومال سے اپنا چہرہ پونچھتے ہوئے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"کیا کروں نا چاہتے ہوئے بھی محسوس ہونے لگی ہے"۔وہ آسمان پر نگاہ ڈالتے ہوئے اس وقت اس سے جو جواب بن پڑا وہ دے گیا۔اس کے کہنے پر میرال بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔کافی دیر ان کے درمیان خاموشی رہی تھی پھر میرال نے ہی اس خاموشی کو توڑا تھا۔اسے پھر سے اپنے آج ہار جانے پر دکھ ہونے لگا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم جانتے ہو میں نے بہت محنت کی تھی"۔ میرال بے اختیارِ گہری سانس بھرتے ہوئے بولی۔

"میں جان گیا ہوں۔ تم نے واقعی بہت محنت کی تھی"۔اس کے ایک دم سے کہنے پر وہ عام سے لہجے میں یقینی انداز میں کہنے لگا۔

"میں بہت پر جوش تھی آج کے لیے"۔ میرال کی پر جوشی جو بتاتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے چہرے پر جھلکی تھی وہ آریان کی نظر سے او جھل نا رہ سکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں نے دیکھا تھا"۔آریان نے اس کی جانب دیکھ کر بتایا تھا۔کے وہ کچھ دیر پہلے ہی اس کی پر جوشی دیکھ چکا تھا۔

"تمھیں معلوم ہے میں راتوں کو جاگ جاگ کر پینٹنگ بناتی رہی ہوں"۔وہ افسردگی سے بتانے لگی۔کے اس ایکزیبشن کے لیے اس نے کتنی محنت کی تھی۔

"مجھے یقین ہے تم نے ایسا ہی کیا ہوگا"۔آریان کی نظریں بھٹکتے ہوئے اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اپنے رومال کی جانب تھم سی گئی تھی جو میرال نے اپنے ہاتھ میں کچھ اس طرح سے جکڑا ہوا تھا جیسے وہ کوئی قیمتی شہ ہو۔میرال جو نیچے دیکھ کر بے اختیار بول رہی تھی کچھ پل کو ٹھہر کر پھر سے بولنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میرا سب سے بڑا خواب آج ٹوٹ گیا ہے"۔وہ یہ کہتے ہوئے اسے بے بسی کی آخری انتہا پر دیکھائی دی تھی۔

"یقین مانو مجھے اگر اندازہ ہوتا تو میں کبھی ایسا ہونے نہیں دیتا"۔اسکا لہجہ یقین دلانے والا تھا۔

"تم کیا کر سکتے تھے آخر؟؟"۔انداز کچھ سوالیہ سا ہوا تھا۔آریان کی نگاہیں اسی کو دیکھ رہی تھی۔اپنی نظریں اس پر ڈال کر میرال نے یہ بات غیر محسوس انداز میں محسوس کی تھی۔

"اتنا تو کر ہی دیتا کے تمھاری آنکھوں میں آج آنسو ہونے کے بجائے تمھارے چہرے پر خوشی ہوتی"۔بھوری آنکھوں نے یہ بات سیاہ آنکھوں میں دیکھ کر کہی تھی۔پھر وہ اپنی نگاہیں پھیر گیا تھا۔

"ویسے مجھے یقین نہیں آرہا کے تم اتنے مہربان ہو سکتے تھے مجھ پر"۔ وہ سوالیہ بے یقینی سے پوچھنے لگی۔

"میں خود حیران ہوں۔ مگر میں ایسا ہی کرتا"۔ وہ اس کے ہر سوال کو خاموشی کی موہر لگا گیا تھا۔ میرال بس اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔ آج اس شخص کی باتیں اسے غیر ارادی طور پر بار بار الجھا رہی تھی۔ مگر پھر بات کو بدلنے کے خاطر وہ موذو ہی بدل گئی۔

www.novelsclubb.com

"خیر کیا فرق پڑتا ہے اب ان سب باتوں سے۔ میں ویسے بھی اب کبھی پینٹنگ نہیں کر پاؤں گی"۔ وہ ہر گز بھی مایوس ہونے والوں میں سے نہیں تھی مگر وہ مایوسی کا شکار ہو گئی تھی۔

"کیوں فرق نہیں پڑتا؟؟ ایگزیبشن اگلے سال بھی ہو گا"۔ وہ جیسے اسے کچھ یاد دلانے کے لیے خاطر بتا گیا۔

"اگلے سال بھی تو ایسا ہو سکتا ہے جو آج ہوا؟؟! اس لیے میں اب کبھی نہیں کروں گی دوبارہ"۔ وہ اٹل لہجے میں کہہ گئی۔ وہ اپنے دل میں یہ ارادہ کرنے لگی تھی کہ وہ اب کبھی نہیں حصہ لے گی ایسے ایگزیبشن میں۔

"آئندہ اب کبھی ایسا نہیں ہو گا"۔ وہ جیسے اس کی بات کو خاطر میں لائے بغیر یقینی انداز اپنائے اٹل لہجے میں کہہ گیا۔

"تمھیں کیسے پتا کے آئندہ ایسا کبھی نہیں ہو گا"۔ وہ ناسمجھی سے پوچھ بیٹھی۔ وہ جیسے اس سے اب یقین دھانی مانگ رہی تھی۔ اس کی کہی بات کی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں کے میں ایسا ہونے نہیں دونگا!!! اور دیکھنا انشاءاللہ اگلے سال تم ہی جیتو گی"۔ وہ بے اختیار اپنا پہلو بدلتا ہوا کہہ گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کہہ تو ایسے رہے ہو کے تم وہاں موجود ہونگے ؟؟"۔ میرال نا سمجھی سے پوچھ کر اس کے چہرے کے تاثرات جانچنے لگی۔ جو کسی بھی تاثر سے عاری تھے۔

"مجھے اب ہر اس جگہ پر ہونا ہے جہاں تمھارے ہونے کا گمان بھی ہو"۔ نا جانے کیوں وہ کسی احساس کے تحت یہ کہہ کر بینچ سے کھڑا ہوا تھا۔

میرال نے بھی اسے کھڑے ہوتے ہوئے بے یقینی سے دیکھا تھا۔ پھر ایک نظر وہ اسے دیکھ کر وہاں سے نکلتا ہی چلا گیا تھا۔ وہ میرال کی نظروں سے دور ہونے لگا تھا۔ سیاہ آنکھوں والی نے پارک کے اس آخری حصے تک اس کی پشت کو دیکھا تھا جہاں

www.novelsclubb.com

سے وہ گیا تھا۔اور اس کے جاتے ہی ایک گہری سانس اپنے اندر اتاری تھی۔اور خود بھی کھڑی ہوتی ہوئی اندر اسماعیل ملک کو لینے کی غرض سے بڑھی تھی۔

****

مصطفی مینشن کے گارڈن میں بیٹھا وہ اس وقت بے چینی اور اضطراب کا شکار تھا۔ آدھی رات کا وقت تھا۔وہ جب سے ایکزیبشن سے آیا تھا تب سے یہی گارڈن میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بیٹھا ہوا تھا۔اپنے سامنے رکھی ٹیبل پر بیٹھا وہ لیپ ٹاپ رکھے مصروف سا دیکھائی دینے کی کوشش کر رہا تھا مگر اصل میں وہ غایب دماغی کے ساتھ گارڈن کی گھاس کو گھور رہا تھا۔گھر کے سارے ملازم اپنے اپنے کاموں کو ختم کر کے سونے کی غرض سے اپنے کوٹروں میں جا چکے تھے۔مگر وہ کب سے یہاں بیٹھے بے چینی کا شکار تھا۔ اسے آج اپنا رویہ میرال کے ساتھ اپنی سمجھ سے باہر لگ رہا تھا۔اسے رہ رہ کر خود پر غصہ آرہا تھا کے آخر وہ آج اس ایکزیبشن گیا تو گیا کیوں؟؟اور اگر گیا بھی تو وہ سب کیا تھا جو وہ وہاں اس سے باتیں کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے زندگی میں کبھی کسی لڑکی سے بات نہیں کی تھی وہ لڑکیوں سے دور رہنے والوں اور فاصلہ بنائے رکھنے والے مردوں میں سے تھا۔مگر نجانے کیوں آج وہ اس لڑکی کے لیے اتنا فکر مند ہوا جو اس کو ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی جس سے وہ کبھی ملنے کا روادار نہیں ہوتا تھا۔آج اسکا درد اسے خود پر محسوس ہو رہا تھا۔اور وہ خود سے

بے اختیار اس سے نجانے کیا کیا باتیں کر آیا تھا۔گارڈن میں لگی گھاس کو دیکھتے ہوئے وہ اپنے سر کو پکڑے بلند آواز میں بڑبڑایا تھا۔

"یہ آج مجھے کیا ہو گیا تھا میں کیوں اس کی اتنی فکر کر رہا تھا؟؟"۔

"میں خود کو یوں کسی بھی قسم کے احساس کے تحت کمزور تو ہر گز پڑنے نہیں دے سکتا"۔

www.novelsclubb.com

"مجھے اس سے دور رہنا ہے۔اس کو خود سے دور رکھنا ہے۔تاکہ کوئی بھی احساس مجھے کمزور نا پڑنے دے"۔لہجہ بلکل سپاٹ تھا۔

وہ خود سے کہہ کر اپنے سر کو اپنے ہاتھوں پر گرا گیا تھا۔اور آنکھیں بند کر لیں تھی۔ ابھی چند ہی پل گزرے تھے کے اس کی بھوری بند آنکھوں میں ایک اداسی بھرا چہرہ جگمگایا اور اس نے جھٹ سے اپنی بھوری آنکھیں کھولی۔اور کچھ سوچ کرنا چاہتے ہوئے بھی وہ ایک نمبر پر کال ملانے لگا۔فون کو کان سے لگائے وہ دوسری طرف سے فون اٹھائیں جانے کے انتظار میں تھا۔مگر کچھ دیر بعد ہی فون اٹھالیا گیا تھا۔

"کیا ہوا سر اتنی رات میں فون کیا خیریت ؟؟"دوسری طرف موجود شخص کی آواز اسپیکر پر گونجی تھی۔جو آریان کے کانوں تک صاف پہنچی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی خیریت ہے بس ایک کام کرنا ہے آپ کو"۔آریان کچھ سوچ کر بولا۔

"جی سر بتائیے میں کیا کر سکتا ہوں آپکے لیے؟؟"۔قریشی صاحب کی آواز پھر سے اسپیکر پر گونج کر پل بھر بعد ہی مودم ہو چکی تھی۔ان کے ہامی بھرنے پر آریان نے چند پل ٹھہر کر کہا تھا۔

"ایف نائن پارک میں جو آرٹ گیلری ہے۔اس پر کیس کرو۔رشوت لینے کا"۔ وہ دھیمے لہجے میں سختی سے کہہ کر قریشی صاحب کو پریشان کر گیا تھا۔

"مگر سر کیوں؟؟ ہماری کمپنی کا تعلق تو کہی سے بھی آرٹ گیلری والوں سے نہیں ہے"۔قریشی صاحب کی آواز میں واضح پریشانی تھی۔

"آپ سے جتنا کہہ رہا ہوں قریشی صاحب آپ اتنا کرے۔بس آگے سے کوئی سوال نا کرے"۔آریان دوٹوک لہجے میں بولا۔

"جی سر ہو جائے گا کام"۔اس کے کہنے پر قریشی صاحب کی شکست خوردہ سے آواز اسپیکر سے گزر کر اس پار آئی تھی۔ان کی بات سن کر وہ فون کاٹ کر سر کو کرسی کی پشت پر ٹکا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

******

منظر قصر اسماعیل کا تھا جہاں اسماعیل ملک صاحب اس کے کمرے میں اس کے روبرو بیٹھے فکر مندی سے اسے دیکھ رہے تھے۔ کمرے میں خاموشی کا راج تھا بس ایک چاند کی چاندنی ہی تھی جو کمرے کی کھلی کھڑکیوں سے اندر جھانکتے ہوئے کمرے کو اور زیادہ روشن کرنے میں کامیاب دیکھائی دے رہی تھی۔ میرال کینوس پر جھکی ہوئی پینٹنگ بنانے میں مشغول تھی۔ پینٹنگ اپنے شروع کے مرحلے میں ہی تھی۔ وہ کچھ دیر پہلے ہی پینٹنگ بنانے بیٹھی تھی۔ وہ پیچھلے دو دن سے کمرے میں بند تھی۔

اور ابھی کچھ دیر پہلے اپنے موڈ کو قدرے بہتر کر کے پینٹنگ بنانے کی غرض سے کینوس پر اپنے ہاتھوں کا جادو جگا رہی تھی۔ کمرے میں بیڈ پر موجود اسماعیل ملک صاحب اس کے چہرے کے تاثرات جانچنے میں مگن تھے۔ انھیں اپنی بیٹی کی اداسی کا اندازہ تھا اور اسکا یوں دو دن سے خود کو کمرے میں بند رکھنا انھیں بے چین رکھ رہا تھا تبھی وہ اس کی اداسی کو دور کرنے خود اس کے کمرے میں چلے آئے تھے۔ کیوں کے اب ان کی برداشت جواب دینے لگی تھی۔

میرال کو ایسے دیکھ کر۔ جبکہ دوسری طرف میرال جو کینوس پر جھکی پینٹنگ بنانے میں مصروف تھی ان کی موجودگی سے ہرگز انجان نہیں تھی۔ اس کو مصروف دیکھ آخر اسماعیل ملک صاحب نے اس سے بات کرنے کی ٹھانی اور کمرے میں ان کی مخصوص آواز گونجی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میرال بیٹا کیا ہو گیا ہے تمھیں؟؟ آخر کب تک یوں ہر چیز سے بے زار رہ کر اور کمرے میں خود کو یوں بند رکھو گی"۔اسماعیل ملک صاحب جو اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔ سنجیدہ انداز سے بولے۔ان کی آواز پر میرال کے کینوس پر چلتا ہاتھ ایک لمحے کے لیے تھما۔اور وہ بغیر ان کی جانب دیکھ کر بولتی ہے۔

"تو اور کیا کروں بابا"۔اس کی آواز میں دکھ تھا۔

"کیا مطلب کیا کروں!! کم سے کم خود کو اس طرح کمرے میں بند نا رکھو بیٹا۔ویسے بھی تم جانتی ہو تم یوں اداس رہو گی تو میں بھی کوئی کام ٹھیک سے نہیں کر پاتا۔اور دو دن سے میرا دل دماغ صرف تم میں ہی لگا ہے۔کسی کام میں ٹھیک سے نہیں لگ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہا"۔اسماعیل ملک محبت پاش نظروں سے اپنی جان سے عزیز بیٹی کو دیکھ کر بولے تھے۔

ان کی بات پر میرال پینٹنگ برش کو اپنے ہاتھ سے سائڈ میں رکھ کر اسٹول سے اٹھتے ہوئے ان تک آئی تھی۔اور بیڈ پر اپنی جگہ بنا کر بیٹھ گئی۔پھر ایک گہری سانس لے کر کچھ سوچ کر انھیں دیکھ کر بولتی ہے۔جب کے دوسری طرف اسماعیل ملک صاحب اس کے بولنے کے منتظر تھے۔

"بابا میں کیا کرو میں خود کو اس دکھ سے باہر نہیں نکال پا رہی کے میرے اتنے سالوں کی محنت ایک جھٹکے میں ضائع ہو گئی۔اور میں کچھ نہیں کر سکی"۔وہ اداسی سے انھیں دیکھتے ہوئے بولی۔اس کی آنکھوں میں ابھی بھی اذیت واضح دیکھائی دے رہی تھی۔

"تو میرا بچہ اس میں تمھارا کوئی قصور نہیں ہے۔اور تم خود ہی تو بتا رہی تھی کے یہ سب ایکزیبشن والوں کے رشوت لینے کی وجہ سے ہوا۔پھر اس بات کو سوچ سوچ کر کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو اور اذیت پہنچا رہی ہو"۔اسماعیل ملک کے لہجے میں فکر مندی تھی اس کے لیے۔

"جی بابا آپ سہی کہہ رہے ہیں۔مگر میرا کچھ کرنے کو کہی جانے کو دل نہیں ہے۔ فلحال میں بس اکیلے رہنا چاہتی ہوں۔اور جب مجھے لگے گا میں پر سکون ہو چکی ہوں تو میں پھر سے ہر چیز میں دلچسپی لینا شروع کر دوں گی۔آپ بے فکر ہو جائے"۔

میرال بے دلی سے بول کر اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر پھر سے کینوس کے پاس رکھے اسٹول پر آکر بیٹھ گئی تھی۔اس کی بات پر اسماعیل ملک صاحب بیڈ سے کھڑے ہوئے تھے۔اور دو قدم چل کر اس تک آئے تھے۔پھر کچھ دیر ٹھہر کر اسے دیکھنے لگے جو پھر سے کینوس پر پینٹنگ بنانے میں مشغول ہو چکی تھی۔چند پل کھڑے اس کو دیکھنے کے بعد وہ یہ سوچ کر باہر کی طرف بڑھ گئے تھے۔کے واقعی اسے ابھی وقت درکار ہے پر سکون ہونے میں۔پیچھے کمرے میں چاند کی روشنی اسی طرح کمرے میں داخل ہو رہی تھی اور وہ ویسے ہی پینٹنگ بنانے میں مگن تھی جیسے کچھ دیر پہلے تھی۔

www.novelsclubb.com

****

****

رات اپنے عروج پر تھی۔ کمرا اس وقت مکمل تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ کھڑکیوں کے بند ہونے کی وجہ سے چاند کی روشنی بھی اندر آنے میں ناکام ہو رہی تھی۔ بیڈ پر سوئے اسے نجانے کتنی دیر بیت گئی تھی۔ کمرے میں سائڈ ٹیبل کا بس ایک لیپ جل رہا تھا۔ جس کی روشنی اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو کافی حد تک واضح کر رہی تھی۔ چہرے پر ایک تناؤ سا پھیلا ہوا تھا۔ ماتھے پر ننھے منے پسینے کے قطرے اس کے چہرے کو بھگونے لگے تھے۔ وہ کسی خوف زدہ سی کیفیت میں مبتلا دیکھائی

دے رہی تھی۔ سوتے میں بھی اس کے چہرے پر ایک خوف سا نظر آ رہا تھا۔ شاید وہ پھر سے وہی خواب دیکھ رہی تھی جو وہ ہمیشہ سے دیکھتی آ رہی تھی۔

ابھی وہ ایسے ہی کیفیت سے دوچار تھی کے بے اختیار اس کے چیخنے کی آواز اس کمرے میں گونجنے لگی۔ نجانے وہ کیا دیکھ رہی تھی ایسا جو اس کو اس قدر خوف زدہ کر رہا تھا کے وہ اب چیخنے لگی تھی۔اس کے چیخنے کی آواز پر اپنے کمرے میں سوئے اسماعیل ملک صاحب کی نیند خراب ہوئی تھی۔اور آواز پر غور کرنے پر وہ فوری طور پر میرال کے کمرے کی طرف بھاگے تھے۔ کریم بابا جو اپنے کاموں سے فارغ ہو کر سونے کی غرض سے اپنے کوٹر میں جانے لگے تھے۔ وہ بھی اوپری منزل کی طرف بڑھے تھے۔اسماعیل ملک صاحب کا کمرا دوسری منزل پر ہی تھا ابھی وہ میرال کے کمرے کے باہر پہنچے ہی تھے۔

www.novelsclubb.com

کے انھیں سیڑھیاں چڑھتے کریم بابا دیکھائی دیے۔ان دونوں کے بیچ نظروں کا تبادلہ ہوا۔اور اسماعیل ملک صاحب فوری طور پر میرال کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر کی طرف بڑھے کریم بابا بھی ان کے پیچھے بڑے وہ برسوں سے اس گھر کے ملازم تھے اور اسماعیل ملک صاحب کے ساتھ تھے۔وہ جو نیند میں ہونے کے باوجود بھی خواب کی کیفیت کی وجہ سے چیخ رہی تھی۔ نجانے وہ ایسا کیا دیکھ رہی تھی کے وہ اس قدر خوف میں مبتلا نظر آرہی تھی۔اسماعیل ملک صاحب کمرے کے اندر آکر فوری طور پر بیڈ کی طرف بڑھے تھے ان کے پیچھے پیچھے کریم بابا بھی۔

"چھوڑدو۔ چھوڑدو انھیں مت مارو"۔میرال جو ابھی بھی خواب کی کیفیت سے باہر نہیں آئی تھی اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کو پکڑے ہوئے چلا رہی تھی۔ کمرے میں آکر اس کے لفظ ان دونوں کو صاف سنائی دینے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میرال 'میرال کیا ہوا اٹھو بیٹا کیا ہوا؟؟ دیکھو تمھارے بابا تمھارے پاس ہیں"۔ اسماعیل ملک صاحب اس کے سرہانے بیٹھتے ہوئے فکر مندی سے بولے تھے۔اور اس کو جگانے کی کوشش کرنے لگے۔

"اٹھو بیٹا میرال"۔وہ بولتے ساتھ ساتھ اس کو جگانے کی کوشش کر رہے تھے۔ آخر کار ان کی کوشش رنگ لے آئی تھی اور وہ بے اختیار اپنی آنکھوں کو کھولتے ہوئے خوف سے یہاں وہاں دیکھنے لگی تھی۔دور کھڑے کریم بابا کو میرال بی بی کی حالت دیکھ کر خوف سا آنے لگا تھا۔وہ جانتے تھے کے اس کو یہ خواب کیوں آتے تھے مگر اب اس کی شدت دیکھ کر انھیں ماضی کا سب یاد آنے لگا تھا تبھی ہی وہ اپنی جگہ ساکت سے کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میرال دیکھو بیٹا کچھ نہیں ہوا دیکھو سب ٹھیک ہے"۔اسماعیل ملک صاحب اسے دیکھ کر یقین دلانے لگے تھے۔انھیں اس کی حالت دیکھ کر اپنی ماضی کی غلطی یاد آ رہی تھی۔

"خون'خون بابا ایک گھر میں قاتل ہوا تھا۔مجھے وہ خواب اب صاف صافی دکھنے لگا ہے۔میں کیا کروں بابا'کیا کروں"۔میرال اپنے بالوں کو اپنی ہاتھوں میں جکڑے روتے ہوئے خوف زدہ لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر دبہ دبہ سا چیخی۔

ان کے تسلی دیتے لب اس کی بات سن کر رکے تھے۔انھیں اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا مگر دوسرے ہی پل وہ خود کو سنبھال چکے تھے۔اور ایک نظر اپنے پیچھے کریم بابا کو دیکھ کر انھیں باہر جانے کا اشارہ کیا تھا۔جس پر سکتے کی کیفیت میں مبتلا کریم بابا ہامی بھرتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے تھے۔ان کے جاتے ہی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسماعیل ملک صاحب خود کو کمپوز کرتے ہوئے اس سمجھانے والے انداز میں گویا ہوئے۔

"دیکھو بیٹا ایسا کچھ نہیں ہے۔ تم بس ابھی نیند میں تھی نا اس لیے خواب دیکھ رہی تھی۔ بس اس سے زیادہ کچھ نہیں"۔

"نہیں بابا یہ خواب ایک حقیقت ہے۔ یہ محض بس ایک خواب نہیں ہے بابا"۔ میرال کے لب جو ابھی بھی خوف زدہ ہونے کے وجہ سے بڑبڑاہٹ کا شکار تھے۔ اسماعیل ملک صاحب کی بات سن کر وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے قدرے ضبط سے بولی۔ باہر کھڑے کریم بابا بھی بے چینی اور اضطراب کا شکار تھے۔ وہ باخوبی

www.novelsclubb.com

اندر کمرے کی آواز سن سکتے تھے۔اس کی بات پر اور اس کے لہجے کی مظبوطی نے انھیں ایک بار پھر ٹھٹکنے پر مجبور کیا تھا۔ مگر پھر وہ اگلے ہی پل وہ خود کو سنبھال چکے تھے۔اور اسے دیکھ کر بولے۔

"میرال ایسا کچھ نہیں ہے۔ تمھیں ابھی بس نیند کی اشد ضرورت ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں بیٹا۔ چلو لیٹ جاؤ شاباش"۔وہ اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے اسے اٹل لہجے میں دوٹوک بولے تھے۔اور اسے لیٹنے کا بولنے لگے میرال جو ابھی بھی خوف کے عالم میں تھی۔بغیر جواب دیے ان کی بات پر لیٹ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چلو اب آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرو"۔اسماعیل ملک اس کے لیٹ جانے پر دھیمے لہجے سے کہنے لگے۔ان کی بات کو مان کر میرال فوری طور آنکھوں کو بند کر گئی تھی۔

وہ خود بھی فلحال اس بارے میں نا زیادہ سوچنا چاہتی تھی نا زیادہ بات کرنا۔اس لیے اسماعیل ملک صاحب کی بات مان گئی تھی۔اس کے آنکھیں بند کر کے پھر سے سونے کی کوشش کرنے پر اسماعیل ملک صاحب کچھ دیر وہی بیٹھے رہے اور جب انھیں یہ یقین ہو گیا کے وہ سو چکی ہے۔تو وہ کھڑے ہوتے ہوئے کمرے سے باہر کی جانب بڑھے تھے۔کمرے سے باہر آکر انھوں بڑی احتیاط سے میرال کے کمرے کا دروازہ بند کیا تھا۔

تبھی اچانک ان کی نگاہ پاس کھڑے اپنے نوکر کریم پر گئی۔جو پریشان سی کیفیت میں کھڑے تھے۔اسماعیل ملک صاحب نے انھیں اشارے سے اپنے کمرے میں آنے کا کہا تھا۔اور اپنے کمرے کی طرف بڑھے تھے۔کریم بابا بھی ان کی پیروی کرتے

ہوئے اپنے صاحب کے کمرے کی طرف بڑھنے لگے تھے۔انھیں سالوں پہلے والی وہ رات یاد آنے لگی تھی۔

****
****

www.novelsclubb.com

اسماعیل ملک صاحب کے کمرے میں مخصوص قسم کی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔
کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھے وہ اضطرابی کیفیت کے شکار دیکھائی دے رہے

تھے۔اپنی ماضی کے پنوں کو جو وہ ہر ایک سے چھپاتے آئے تھے۔میرال کے منہ سے اس کے چند لفظ کو سن کر وہ اب خاصے پریشان ہو گئے تھے۔انھیں اب تک یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کے آخر میرال کو جو خواب بچپن سے آتے تھے وہ بس دھندلے آتے تھے جس کو وہ ہمیشہ ٹال دیا کرتے تھے۔اور اس کے ہر سوال کے جواب کو بس اس کے برے خواب کہہ کر ٹال جاتے تھے۔مگر آج میرال نے اپنے خواب کے ذکر میں صاف گوئی کا بتایا تھا اور یہ بھی بتایا تھا کے وہ جو دیکھتی آرہی ہے وہ اب خواب نہیں رہا ایک حقیقت ہے وہ حقیقت جس کو وہ کبھی کسی پر بھی آشکار ہونے نہیں دینا چاہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

صوفے پر بیٹھے وہ بے چینی سے بار بار اپنا پہلو بدل رہے تھے۔جب کریم بابا کمرے میں داخل ہوئے اور چند قدموں کا فاصلہ عبور کرتے ہوئے ان کے سامنے کھڑے

ہو گئے۔ کریم بابا کے ہاتھوں کی لرزش اسماعیل ملک صاحب سے چھپی نا رہ سکی تھی۔ وہ خود بھی پریشان تھے۔ اور انھیں کریم بابا بھی پریشان دیکھائی دے رہے تھے۔ مگر وہ خود کو کسی کو پریشان نہیں دیکھا سکتے تھے۔ تبھی ایک گہری سرد سانس اپنے اندر کھینچ کر اتارتے ہوئے وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں گویا ہوئے۔

"کیا ہوا کریم اتنے پریشان کیوں ہو رہے ہو؟؟"۔

"صاحب وہ میرال بی بی۔۔۔"۔ کریم بابا کہتے ہوئے رکے۔ ان کی بات پر خود کو پر سکون دیکھانے والے اسماعیل ملک صاحب تحمل سے انھیں دیکھنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا میرال کو؟؟"۔ پھر ٹھہرے ہوئے لہجے میں بڑے ہی عام سے انداز میں سوالیہ پوچھنے لگے۔ وہ اس طرح جتا رہے تھے جیسے ابھی کچھ دیر پہلے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ان کی بات پر کریم بابا الجھے ہوئے سے انھیں دیکھنے لگے پھر اپنے سوال کو زبان پر لاتے ہوئے کہنے لگے۔

"اپنے دیکھا نہیں صاحب وہ میرال بی بی کو جو خواب آتے ہیں۔وہ اب انھیں صاف صاف نظر آنے لگے ہیں۔ تبھی ہی وہ'وہ سب کہہ رہی تھی جو حقیقت ہے اگر انھیں سب یاد آنے لگا تو کیا ہوگا صاحب۔اگر ان پر حقیقت واضح ہو گئی تو"۔کریم بابا ڈرتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر بولے تھے۔کیونکہ اتنے سالوں میں وہ اب یہ بات زبان پر لائے تھے۔ان کی بات پر اسماعیل ملک صاحب جو اطمینان سے ہونے کی کوشش کر رہے تھے یکدم غصے سے چیخ کر کہنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"کیا حقیقت 'حقیقت لگار کھا ہے کریم؟؟"۔اسماعیل ملک صاحب غصے سے انھیں گھورتے ہوئے چیخے۔ان کے چہرے پر واضح غصے کے تاثرات تھے۔

"صاحب وہ ہم 'ہم۔۔۔۔"۔کریم بابا قدرے کمزور لہجے میں کہتے کہتے رک سے گئے۔

"کیا ہم 'ہم !! آج کے بعد اگر اس رات کا تذکرہ کیا۔تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا ۔سمجھے تم؟؟"۔اسماعیل ملک صاحب دوٹوک انداز اپناتے ہوئے تنبی کرنے والے لہجے میں بولے۔

www.novelsclubb.com

"جی صاحب"۔ کریم بابا اسماعیل ملک صاحب کو غصے میں دیکھ کر قدرے دھیمی آواز سے بول سکے۔ ان کے ہامی بھرتے ہی اسماعیل ملک صاحب نے انھیں جانے کا اشارہ کیا تھا جس پر کریم بابا فوری طور پر وہاں سے جا چکے تھے۔

جبکہ پیچھے اسماعیل ملک صاحب صوفے سے اٹھتے ہوئے کمرے میں موجود بیڈ کی طرف اپنے قدم بڑھانے لگتے ہیں۔ بیڈ پر بیٹھ کر اب وہ پھر سے بے سکونی کا شکار ہونے لگے تھے۔ انھیں بھی میرال کی باتیں الجھا رہی تھی۔ سوچتے سوچتے ماضی ایک بار پھر ان پر حاوی ہونے لگا تھا۔ اور وہ ماضی میں جیسے کھونے سے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com